

(شاعری)

رگِ جالی

<http://www.pakistanconnections.com/ebooks>

احمد راہی

رگِ جاں

(شاعری)

احمد راہی

حمد باری تعالیٰ

الہی تو تو رب العالمین ہے
حقیقت ہے یہ مفروضہ نہیں ہے

ترے جلوے درخشاں مہرومہ میں
عیاں ہو کر بھی تو پردہ نشیں ہے

تو ہر اک سانس میں ہے سانس لیتا
تو ہر اک دل کی دھڑکن میں کہیں ہے

عنایت سے تری ہر اشک گوہر
تیری رحمت سے ہر ذرہ رنگیں ہے

عیاں ہے تجھ پہ سب احوال میرا
تو میری شاہ رگ سے بھی قریں ہے

تری رحمت کا یہ طالب خدایا
بچشم تر ہے سجدے میں جبیں ہے



حمد باری تعالیٰ

ذکر تیرا جہاں نہیں ہو گا
اس جگہ آسمان نہیں ہو گا

کیوں پریشان ہیں یہ اہل خرد
یا خدا تو کہاں نہیں ہو گا

جو نہیں ہوں گے نام لیوا ترے
ان کا نام و نشان نہیں ہو گا

تجھ سے جو منحرف رہے ان میں
ذوق شیشہ گراں نہیں ہو گا

عمر بھر بے سکوں رہے گا وہ
جس پہ تو مہرباں نہیں ہو گا

وصف جس کا نہ ہو تری توصیف
وہ تو میرا بیاں نہیں ہو گا



نعت رسول مقبول ﷺ

راہِ گم کردہ کر منزل کا پتا دے شاہا
میری بگری ہوئی تقدیر بنا دے شاہا

جانے انجانے میں جو جرم ہوئے ہیں مجھ سے
میرے ان جرموں کی فہرست جلا دے شاہا

ریگ صحرا کی طرح دل یہ مرا سوزاں ہے
اپنے دامن کی اسے ٹھنڈی ہوا دے شاہا

نورِ وحدت کی ادھر بھی ہو عطا کوئی کرن
دل تیرہ میں جو ایماں کی جلا دے شاہا

نہیں معلوم یہ افتاد پڑی ہے کیسی
باندھتا توڑتا رہتا ہوں ارادے شاہا

یہ کسی پل بھی مجھے لینے نہیں دیتے قرار
میرے بیمار ارادوں کو شفا دے شاہا

یہ مرا دل ہے وہ ناؤ کہ جو منجھار میں ہے
ڈوبتی ناؤ کنارے پہ لگا دے شاہا



نعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اے حبیب خدا
اے شہ انبیاء
میں گنہگار ہوں
امتی اک ترا

میری سن لے صدا
در پہ اپنے بلا
اے حبیب خدا

در بدر میں کہاں تک بھٹکتا رہوں
اپنی آنکھوں میں ہر دم کھٹکتا رہوں

ہو چکے مضحل
میرے دیدہ و دل
دے مجھے آسرا
آس میری بندھا
اے حبیب خدا
میری سن لے صدا

رنج و گم کے اندھیرے مرے چار سو
ان اندھیروں میں تنویر امید تو

اتنی توفیق دے
صدق صدق دے
ہو سکوں میں فدا
تجھ پہ صل علی
اے حبیب خدا
میری سن لے صدا

ہے تمنا یہی ہے یہی آرزو
تیرے روضہ پر نور کے روبرو

ہو دم واپس
شاہ دنیا و دیں
آخری سجدہ میرا
وہاں ہوا ادا
اے حبیب خدا
میری سن لے صدا
در پہ اپنے بلا



نعت شریف

سرور کونین ختم المرسلین
آپ کی مدحت کے میں لائق نہیں

قابل صدر رشک ہے وہ خوش نصیب
آپ کا در اور ہو جس کی جبین

روضہ اقدس جہاں ہے آپ کا
عرش سے کچھ کم نہیں ہے وہ زمیں

جو صحیفہ آپ پر نازل ہوا
میرا مسلک میرا ایمان میرا دیں

ہر نفس مجھ کو سکوں کی ہے تلاش
دہر میں لیکن سکوں ملتا نہیں

مطابق سی لوں امید کی
یاس کی تاریکیوں میں کھو گئیں

ہر قدم محرومیوں کا ساتھ ہے
ہو کرم اے رحمتہ للعالمین



شہید کربلا

نہ شہ کے صدق و وفا میں کوئی کمی آئی
 کہ زیر تیغ شہادت کی جب گھڑی آئی
 لہو امام کا جو ارض کربلا میں بہا
 مہک تھی اس میں سے نانا کے پیار کی آئی



شانِ حسین

ہوئی بلند شہادت سے اتنی شانِ حسین
کہ آج تک ہے ہر اک لب پہ داستانِ حسین

تمام رنج و الم ہیں تمام حزن و ملال
تمام سوز و الم ہیں تمام حزن و ملال

خدا کی راہ میں جاں دے کے سرفراز ہوا
صفا و صدق کا پیکر تھا کاروانِ حسین

نہ کر سکا جسے مرعوب جاہ و جور یزید
زبانِ زینب بے خوف تھی زبانِ حسین

پکار اٹھے گا اے دل لہو شہیدوں کا
بروز حشر جب آئیں گے قاتلانِ حسین



دل کے سنسان جزیروں

دل کے سنسان جزیروں کی خبر لائے گا
درد پہلو سے جدا ہو کے کہاں جائے گا

چاند کے پہلو میں دم سادھ کے روتی ہے کرن
آج تاروں کا فسوں خاک نظر آئے گا

کون ہوتا ہے کسی کا شب تنہائی میں
غم فرقت ہی غم عشق کو بہلائے گا

راگ میں آگ دبی ہے غم محرومی کی
راکھ ہو کر بھی یہ شعلہ ہمیں سلگائے گا

وقت خاموش ہے روٹھے ہوئے یاروں کی طرح
کون لو دیتے ہوئے زخموں کو سہلائے گا

دھوپ کو دیکھ کے اس جسم کی پڑتی ہے جھمک
چھاؤں دیکھیں گے تو اس زلف کا دھیان آئے گا



معتبر صفوں میں ہم

معتبر صفوں میں ہم عمر بھر رہے رسوا
پتھروں کی بارش تھی اور اپنا تن تنہا

دوستوں کی محفل میں ہم تو ہنس بھی لیتے ہیں
اور جب ہو تنہائی جیسے کوئی بت بیٹھا

دوریاں بڑھیں اتنی یاد بھی نہیں پڑتا
سلسلہ محبت کا کس بنا پہ ٹوٹا تھا

اب کسی صدا نے کبھی دل پہ دی نہیں دستک
اپنی زندگی تو ہے اک مہیب سناٹا

جانفزا نہیں ہوتا جان لیوا ہوتا ہے
دل میں جب ٹھہرے جائے درد کا کوئی لمحہ

پچھے تلخ یادوں کی بے شمار قبریں ہیں
سامنے مصائب کا ایک بیکراں صحرا

اس جہان میں ہم نے اس طرح بسر کی ہے
جیسے اپنی ہستی کا لکھ رہے تھے ہم نوحہ



کوئی بتلائے کہ کیا

کوئی بتلائے کہ کیا ہیں یارو
ہم بگولے کے ہوا ہیں یارو

تنگ ہے وسعت صحرائے جنوں
ولولے دل کے سوا ہیں یارو

سرد و بے رنگ ہے ذرہ ذرہ
گرمی رنگ صدا ہیں یارو

شبستان گل نغمہ میں
کلبت صبح وفا ہیں یارو

جانے والوں کے جگر ہیں دل میں
کھانے والوں کی ادا ہیں یارو

چکے قدموں سے ہیں گلزار یہ دشت
ہم وہی آبلہ پا ہیں یارو



جس راہ سے بھی

جس راہ سے بھی گزر گئے ہم
ہر دل کو گزار کر گئے ہم

جلوے تھے کسی کے کار فرما
ہر نقش میں رنگ بھر گئے ہم

کیا جانے کیا تھا اس نظر میں
الچھے تو سنور سنور گئے ہم

ہم بھانپ گئے تھے رنگ محفل
کہنے کو تو بے خبر گئے ہم

ہر دل تھا اداسیوں کا معبد
ہر گام ٹھہر ٹھہر گئے ہم

بے مہری دوست تنہی زیت
کس کس سے بناہ کر گئے ہم

امید وفا پ جینے والو
امید وفا میں مر گئے ہم



کچھ اور ہی اب

کچھ اور ہی اب ہو گیا انداز جہاں کا
اس پیار سے ہے اس نے مری روح میں جھانکا

محسوس یہ ہوتا ہے کہ ہر جھومتا جذبہ
ہے عکس کسی مہکے ہوئے خواب رواں کا

کیا پیارا سا سا من موہنا لہجہ تھا کہ جس نے
رہنے دیا اس دل کو یہاں کا نہ وہاں

چپکے سے بھڑک اٹھتے ہیں ارمانوں کے شعلے
دستور نرالا ہے محبت کے جہاں کا

کیوں کھل کے وہ اظہار محبت نہیں کرتا
ہے کچھ تو اثر اس پہ مرے جذب نہاں کا

اب اس کے تصور سے بھی جھکنے لگیں آنکھیں
نذرانہ دیا ہے جسے میں نے دل و جاں کا



کرشن چندر کے نام

دہر میں جب بھی کہیں جب بھی کوئی ظلم ہوا
تیرا احساس قلم اس پہ لہو رویا ہے

مقتدر طبقہ ترے فن سے رہا ہے خائف
تو نے مظلوم کے زخموں کو سدا دھویا ہے
ہر کڑے دور میں تو سچ کا پرستار رہا
تیری تحریر کا ہر لفظ لب گویا ہے
اردو افسانے کے اے شعلہ بے باک بتا
آج کس فکر میں کس سوچ میں تو کھویا ہے

تیرے افسانوں کا محور تیرے فن کا مرکز
تیری تحریروں کا آغاز بہشت کشمیر
تیرے حکام کے ظلموں سے بنا ہے دوزخ
زعفراں کیسے جنے بانجھ سے کشت کشمیر
تیرے جرے کی تیرے ٹوٹے ہوئے تارے کی ماں
ایک مظلوم سی مجبور سی بنت کشمیر

اپنے آنچل کا علم لے کے نکل آئی ہے

ظلم کی آتش سرکش کو دبانے کے لیے
 تیرے افسانوں میں عصمت (جو گنوا لیتی) تھی
 آئی ہے قوم کو آزاد کرانے کے لیے
 تجھ کو گر ہے کسی افسانے کے عنوان کی تلاش
 یہ بھی عنوان ہے اک تیرے فسانے کے لیے

آج جن شعلوں کی زد میں ہے فضائے کشمیر
 کیا وہ شعلے ہیں تیری آنکھوں سے روپوش ابھی
 اردو افسانے کے اے شعلہ بے باک بتا
 سوچتا کیا ہے تیرا خامہ خاموش ابھی

تیری اس سرد خموشی کا یہ مطلب تو نہیں
 تو نے اخلاص و صداقت کا چلن چھوڑ دیا
 اپنے حکام کے ابرو کا اشارہ پا کر
 تو نے مظلوموں سے پیمان وفا توڑ دیا



میں نے کہا تھا

میں نے کب کہا تھا
بھلا کب یہ تم سے
مری مانگ میں چاند تارے سجادو

تمہارے بناں میں تو کچھ بھی نہیں ہوں
میرا روپ تم، میرا سنگھار تم ہو
نہیں تم کو پانے کی امید پھر بھی
مرا پہلا اور آخری پیار تم ہو

یہی تھی تمنا
یہی آرزو تھی
کہ تھوڑی سی تم اپنے دل میں جگہ دو
میں نے کہا تھا
بھلا کب یہ تم سے
مری مانگ میں چاند تارے سجادو

وہ اک ڈمگاتی ہوئی ناؤ ہوں میں
نہیں جس کا مانجھی نہ پتو اور کوئی

کنارا تو قسمت میں میری نہیں تھا
ڈبوئے بھی مجھ کو نہ مندھار کوئی
یونہی ڈمگاتی
میں کب تک رہوں گی
کنارے نہیں، تو ٹھکانے لگا دو
ٹھکانے لگا دو



قد و گیسولب

قد و گیسولب و رخسار کے افسانے چلے
آج محفل میں ترے نام پہ پیانے چلے

ابھی تو نے دل شوریدہ کا دیکھا کیا ہے
موج میں آئے تو طوفانوں سے ٹکرانے چلے

دیکھیں اب رہتا ہے کس کس کا گریباں ثابت
چاک دل لے کے تری بزم سے دیوانے چلے

پھر کسی جشن چراغاں کا گماں ہے شاید
آج ہر سمت سے پر سوختہ پروانے چلے

یہ مسجائی بھی اک طرفہ تماشہ ہے کہ جب
دم الٹ جائے تو وہ زخموں کو سہلانے چلے

جس نے الجھایا ہے کتنے دلوں کا یارو
ہم بھی اس زلف گرہ گیر کو سلجھانے چلے



دل کے ویران راستے

دل کے ویران راستے بھی دیکھ
آنکھ کی مار سے پرے بھی دیکھ

چار سو گونجتے ہیں سنائے
کبھی سنان مقبرے بھی دیکھ

کامیابی ہیں لویں چراغوں کی
روشنی کو قریب سے بھی دیکھ

سوزش فرقت مسلسل سے
آنچ دیتے ہیں قہقہے بھی دیکھ

بند ہونٹوں کی نفگی بھی سن
سوتی آنکھوں کے رتجگے بھی دیکھ

دیکھنا ہو اگر کمال اپنا
آئینہ دیکھ کر مجھے بھی دیکھ



محفل محفل سناٹے ہیں

محفل محفل سناٹے ہیں
درد کی گونج پہ کان دھرے ہیں

دل تھا شور تھا ہنگامے تھے
یارو! ہم بھی تم جیسے ہیں

موج ہوا میں آگ بھری ہے
بہتے دریا کھول اٹھے ہیں

ارمانوں کے رم شگونی
شاخوں کے ہمراہ جلتے ہیں

یہ جو ڈھیر ہیں یہ جو کھنڈر ہیں
ماضی کے گلیاں کوچے ہیں

جن کو دیکھنا بس میں نہیں تھا
ایسے بھی منظر دیکھے ہیں

کون دلوں پر دستک دے گا
یادوں نے دم سادھ لیے ہیں



یہ داستان غم دل

یہ داستان غم دل کہاں کہی جائے
یہاں تو کھل کے کوئی بات بھی نہ کی جائے

تمہارے ہاتھ سہی فیصلہ مگر پھر بھی
ذرا اسیر کی روداد تو سنی جائے

یہ رات دن کا ترپنا بھی کیا قیامت ہے
جو تم نہیں تو تمہارا خیال بھی جائے

اب اس سے بڑھ کے بھلا اور کیا ستم ہو گا
زبان کھل نہ سکے آنکھ دیکھتی جائے

یہ چاک چاک گریاں نہیں ہے دیوانے
جسے بس ایک چھلکتی نظر ہی سی جائے

کوئی سبیل کہ یہ سحر جاں غسل ٹوٹے
کوئی علاج کہ یہ دور بے بسی جائے



نظم

بہت ضروری بات اک تم سے کرنا تھی
لیکن تم کو جلدی بہت تھی جانے کی

کہنا یہ تھا ہم تو مشرق مغرب ہیں
میرے ہاں تو کوئی ڈارنگ روم نہیں
کوئی بیرانہ کوئی بٹلرنہ کوئی اماں شاماں
کوئی گراج نہ کوئی کار کوئی ڈرائیور نہ خنسا ماں
ایک ہی کمرہ ہے جو میری سنڈی بھی ہے بیڈ روم بھی ہے اور
ڈارنگ روم بھی میرا
میں اک کمرے میں رہتا ہوں

اپنے اندر رہتا ہوں
اپنے اندر رہ کر بھی میں اک دنیا میں رہتا ہوں
جیسا کہا تھا ہم تو مشرق مغرب ہیں
مشرق مغرب میں جو فرق ہے
یہ وہ غلام ہیں جانیں

دو ڈھائی سو سال غلامی کی جو بیڑیاں
کاٹے کاٹے قبروں میں جا سوئے
ہائے اللہ ان جیسا بد قسمت کوئی اور یہاں

نہ ہوئے

اچھا کیا تم چلی گئیں

میری باتوں میں کچھ نفی آ گئی ہے

تیرے آباء نے میرے آباء پر جو ظلم کیا ہے

وہ تو میری ماں کے دودھ نے مجھے وراثت

میں بخشا ہے



اچھا کیا تم چلی گئیں

اچھا کیا تم چلی گئیں
میں اپنی ماں کے مقدس دودھ کا احترام کروں
کہ تمہارے خوبصورت جسم کا
اچھا ہوا کہ تمہیں جانے کی جلدی تھی
میری ماں کا دودھ زمین پر گرنے سے بچ گیا

اچھا کیا تم چلی گئیں
کیونکہ تم کو جلدی بہت تھی جانے کی
تم چلی گئیں تو میں نے کہا
مغرب سے اک جھونکا آیا تھا
مشرق کو چھو کر چلا گیا
تم جاتے جاتے لوٹ آئیں
اور گھور کے مجھ کو دیکھا۔۔۔۔۔ غصے میں کچھ کہا
جسے میں سن نہ سکا
جان من تمہارے بعد یاد میں تم کو رکھوں گا
یہ میرا وعدہ ہے
لیکن تمہارا پیارا میری ماں کے دودھ سے بڑھ کے نہیں
اور میری ماں کا دودھ میرا وطن ہے

ایک عمر ہوتی ہے

ایک جس میں عمر کوئی لڑکا ہو
 یا وہ کوئی لڑکی ہو
 سوچتے ہیں دونوں ہی
 ہم ہی حرف اول ہیں
 ہم ہیں حرف آخر
 اس جہان کہنہ کو
 اپنی فکر نو سے ہم
 اک گلن کی لو سے ہم
 جس طرح کا چاہیں گے
 دیا ہی بنا لیں گے
 پتھر کو مر مر کے
 پیکروں میں ڈھا لیں گے
 ایک عمر ہوتی ہے
 جس میں کوئی لڑکا ہو
 یا وہ کوئی لڑکی ہو
 سوچتے ہیں دونوں ہی
 کتنے عزم تھے اپنے

نذر	خاک	ہیں	سارے
بات	دامنوں	کی	کیا
چاک	چاک	دل	بھی
ہم	کہ	حرف	اول
حرف	آخریں	بھی	تو
ہم	کہ	آسمان	سے
ذرہ	زمیں	بھی	تھے
ایک	عمر	ہوتی	ہے
خواہشوں	کی	جذبوں	کی
ایک	عمر	ہوتی	ہے
خواہشوں	کی	صدموں	کی



جنگ

ایک جھلے شجر کی جلی شاخ پر
 امن کی فاختہ رو رہی ہے
 کل جو چوپال تھے آج ہیں وہ کھنڈر
 امن کی فاختہ رو رہی ہے



ایک آنسو ایک لمحہ

وہ ایک آنسو
چھلک کے جو میری آنکھ سے
ہو گیا نذر زمیں
میں کیسے
سمیٹ کر اپنی آنکھ میں
اس کو پھر سے رکھ لوں

وہ ایک لمحہ
ابھی جو گزرا
مجھے تو یہ خبر نہیں ہے
وہ لمحہ تھا کتنا قیمتی میری زندگی کا
میں بے خبر سا
وہ ایک آنسو
وہ ایک لمحہ
کہاں سے لاؤں

مجھے تو یہ خبر بھی نہیں ہے
وہ ایک آنسو کہاں گرا تھا
وہ ایک لمحہ کہاں گیا ہے!

دل پہ جب درد کی

دل پہ جب درد کی افتاد پڑی ہوتی ہے
دوستو! وہ تو قیامت کی گھڑی ہوتی ہے

جس طرف جائیں جہاں جائیں بھری دنیا میں
راستہ روکے تری یاد کھڑی ہوتی ہے

جس نے مر مر کے گزاری ہو یہ اس سے پوچھو
بھر کی رات بھلا کتنی کڑی ہوتی ہے

جب کوئی شخص کہیں ذکر وفا کرتا ہو
ہم کو اے دوستو تکلیف بڑی ہوتی ہے

اس طرح بیٹھے ہیں وہ آج مری محفل میں
جس طرح شیشے میں تصویر جڑی ہوتی ہے

منے ہونٹوں سے بھی جھڑتے ہیں فسانے غم کے
خشک آنکھوں میں بھی ساون کی جھڑی ہوتی ہے

وقت رہتا ہے وہیں لوگ گزر جاتے ہیں
اور ہر قبر پہ اک تختی گڑی ہوتی ہے



غم حیات میں کوئی

غم حیات میں کوئی کم نہیں آئی
نظر فریب تھی تیری جمال آرائی

وہ داستاں جو تری دلکشی نے چھیڑی تھی
ہزار بار مری سادگی نے دہرائی

فسانے عام سہی میری چشم حیراں کے
تماشا بنتے رہے ہیں یہاں تو تماشائی

تری وفا تری مجبوریاں بجا لیکن
یہ سوزش غم ہجراں یہ سرد تنہائی

کسی کے حسن تمنا کا پس ہے ورنہ
مجھے خیال جہاں ہے نہ خوف رسوائی

میں سوچتا ہوں زمانے کا حال کیا ہو گا
اگر یہ ابھی ہوئی زلف تو نے سلجھائی

کہیں یہ اپنی محبت کی انتہا تو نہیں
بہت دنوں سے تری یاد بھی نہیں آئی



میں دل زدہ ہوں اگر

میں دل زدہ ہوں اگر دل فگار وہ بھی ہیں
کہ درد عشق کے اب دعوے دار وہ بھی ہیں

ہوا ہے جن کے کرم سے دل و نظر کا زیاں
بہ فیض وقت مرے غم گسار وہ بھی ہیں

شہید جذبوں کی فہرست کیا مرتب ہو
شمار میں جو نہیں بے شمار وہ بھی ہیں

دل تباہ یہ آثار ہیں قیامت کے
رہین گردش لیل و نہار وہ بھی ہیں

حریم حسن کی تزئین تھے جو پیکر ناز
بحال زار سر راہ گزار وہ بھی ہیں

سجائے پھرتے ہیں جسموں پہ جو گلوں کے لباس
چھبے ہوئے مرے پہلو میں خار وہ بھی ہیں

وہ جن سے عام ہوئی داستان عہد جنوں
ترے گنہ دل ناکردہ کار وہ بھی ہیں



عزیز بھٹی

مرے وطن کے شہیدوں کے سربراہ جوان
 کہ تیرے نام سے روشن ہوا ہے نام وطن
 ترے خلوص ترے ذوق سرفروشی سے
 ہر ایک فرد نے سیکھا ہے احترام وطن

عزیز! تجھ سے نئی زندگی وطن کو ملی
 ترے لہو سے نئی تازگی چمن کو ملی
 وطن پکار رہا ہے وطن کے رکھوالے
 وہ خاک سب کو ملے جو ترے کفن کو ملی

وہ دودھ کتنا مقدس تھا جو پیا تو نے
 وہ درس ایک تبرک تھا جو لیا تو نے
 بھلا کے خود کو خودی کو خدا کے متوالے
 کوئی فرشتہ ہی کرتا ہے جو کیا تو نے

لحد کی گود میں سوئے ہوئے نذر فوجی
 اگرچہ آج تری ماں کی گود خالی ہے
 اجڑ گئی ہے اگرچہ تیری رفیق کی مانگ

وطن کی مانگ ترے عزم نے بچا لی ہے

شہید قوم ذرا دیکھ اٹھا کے چادر خاک
ترا وطن تری عظمت کے گیت گاتا ہے
ترا نشان جو تو نہیں لیا آ کر
وہ تیری قوم کے ماتھے پہ جگمگاتا ہے

تو میرے دور کا انسان ہے عظیم انسان
شہید مرتا نہیں مر کے زندہ ہوتا ہے
میں تیرے دور کا شاعر ہوں بے نوا شاعر
ترے لیے مرا ایک ایک لفظ روتا ہے



سراب

میں جہاں تھا
وہاں تیرگی تھی، خموشی تھی، افسردگی تھی
مرے کان نغموں سے محروم تھے
سسکیاں میرے ہونٹوں کی میراث تھیں
میری آنکھیں کسی سیل پر نور کی منتظر تھیں
مری زندگی راکھ کا ڈھیر تھی

میں یہاں آ گیا
اس ترے خلد میں
اس مسلسل اذیت سے کاہش سے بچنے کی خاطر
کہ جس سے فقط ایک میں ہی نہیں
میرے جیسے کئی اور بھی جاں بلب تھے
ترا خلد میرے لیے
میرے جیسے کئی دوسروں کے لیے
روشنی، نغمی، سرخوشی کی علامت تھا یہ!

میں جہاں ہوں
وہاں تیرگی ہے، خموشی ہے، افسردگی ہے

مرے کان نغموں سے محروم ہیں
سسکیاں میرے کانوں کی میراث ہیں
میری آنکھیں کسی سیل پر نور کی منتظر ہیں
میری زندگی راکھ کا ڈھیر ہے



فرہاد

چند لوگوں کی مرت ہے یہاں پیش نظر
 چند لوگوں کی تمنائیں یہاں کھلتی ہیں
 ہم خزاں بار بہاروں کا اگر ذکر کریں
 پھانسیاں ہستی ہوئی ہم سے گلے ملتی ہیں

اپنا حق مانگنا اک جرم بغاوت ہے یہاں
 جس کی پاداش میں ہونٹوں کو سیا جاتا ہے
 جگمگاتے ہوئے محلول کے تحفظ کے لیے
 بے شمار آنکھوں کو بے نور کیا جاتا ہے

یہ زر و سیم کی جھنکار میں ڈوبا ہوا دور
 مصلحت کیش، ستم دوست، جفا پیشہ ہے
 اس کو رہتا ہے سدا عشرت خسرو کا خیال
 اور فرہاد کی محنت کا صلہ تیشہ ہے

شاہ کے وعدہ شیریں سے بہلنے والا
 مسند شاہ کی جانب کہیں لپکا ہوتا
 سینہ کوہ میں جس تیشے نے ڈالا تھا شگاف

سر خسرو سے وہ تیشہ کہیں الجھا ہوتا

پھونک کر میری محبت میری محنت کا چراغ
جگمگا سکتا نہیں اب کسی خسرو کا محل
نت نئے وعدوں کے پھندوں میں جکڑنے والو
بن برسنے کے تو اب کھل نہ سکیں گے بادل

چوٹ کھائے ہوئے انسان کا بیدار شعور
اب کسی وعدہ شیریں میں نہیں آئے گا
بے ستوں وہ دھنک ڈالا تھا جس تیشے نے
آج وہ تیشہ سر خسرو سے ککرائے گا



قیام دیر و طواف و حرم

قیام دیر و طواف و حرم نہیں کرتے
زمانہ ساز جو کرتے ہیں ہم نہیں کرتے

تمہاری زلف کو سلجھائیں گے وہ دیوانے
جو اپنے چاک گریباں کا غم نہیں کرتے

یہ اپنا دل ہے کہ اس حال میں بھی زندہ ہیں
ستم کچھ اہل ستم ہم پہ کم نہیں کرتے

اتر چکا ہے رگ و پے میں زہر غم پھر بھی
پاس عہد وفا چشم نم نہیں کرتے

گرفتہ دل ہیں بتان حرم کہ اب شاعر
نشاط و عیش کے سماں بہم نہیں کرتے

سنا رہے ہیں جہاں کو حدیث دار و رس
حکایت قد و گیسو رقم نہیں کرتے

وہ آستان شہی ہو کہ آستانہ دوست
یہ اب کہیں سر تسلیم خم نہیں کرتے



کبھی حیات کا غم ہے

کبھی حیات کا غم ہے کبھی ترا غم ہے
ہر ایک رنگ بس ناکامیوں کا ماتم ہے

مرے جیب مری مسکراہٹوں پہ نہ جا
خدا گواہ مجھے آج بھی ترا غم ہے

خیال تھا ترے پہلو میں کچھ سکوں ہو گا
مگر یہاں بھی وہی اضطراب پیہم ہے

مرے مذاق الم آشنا کا کیا ہو گا
تری نگاہ میں شعلے ہیں اب نہ شبہم ہے

سحر سے رشتہ امید باندھنے والے
چراغ زیت کی لو شام ہی سے مدہم ہے

یہ کس مقام پہ لے آئی زندگی راہی
قدم قدم پہ جہاں بے بسی کا عالم ہے



آخری ملاقات

محو ہو جائے گا یہ عہد حسیں خواب ہو جائیں گی ملاقاتیں
بھول جائیں گی ایک دن آخر تجھ کو میری مجھے تری باتیں

عہد پیمان دل نشیں قسمیں اک دھوکہ ہے اک سراب ہے یہ
زندگی اک کھلی حقیقت ہے کون کہتا ہے ایک خواب ہے یہ

جل بجھے ہیں ہزار ہا دامن ان سلگتے ہوئے چناروں میں
کتنے طوفاں ہیں جانے پوشیدہ وقت کے تیز و تند دھاروں میں

اک تغیر پہ ہے مدار حیات کسی شے کو یہاں ثبات نہیں
روک لیں سرسراتے لحوں کو آہ یہ اپنے بس کی بات نہیں

گوئج اٹھی ہے دیکھ شہنائی صبح نوخیز مسکراتی ہے
نغمہ و نور کے کنایوں میں تیری منزل تجھے بلاتی ہے

خواب دیکھے تھے جو کبھی ان سے آ غم آرزو کو بہلائیں
زندگانی کے اس دوراہے پر مسکراتے ہوئے بچھڑ جائیں



زندگی

نہ میں میرا ہوں
 نہ تم مری ہو
 ملے تھے جب پہلی بار
 کتنے کئے تھے وعدے
 کھائی کتنی تھی ہم نے قسمیں
 نہیں جنیں گے
 جو مل نہ پائے
 مگر نہ ذہنوں میں تھیں ہمارے
 وہ مردہ رسمیں
 جو زندہ رکھتی ہیں قید کر کے
 روایتوں کے اندھے پتھر یلے مجسوں میں



بے ترتیبی

شب مہتاب بھی ہے روزہ سیہ ان کے لیے
 جن کی تقدیر میں محرومی جاوید رہی
 یوں تو رو رو کے سنائے ہیں جہاں کے قصے
 داستان اپنے غموں کی مگر اب تک نہ کہی
 اپنے پہلو میں بھی پتھر تو نہیں تھا پھر بھی
 چوٹ اس دل پہ کبھی جب بھی پڑی ہنس کے سہی
 رو دیئے ہوتے کبھی شدت غم سے لیکن
 کسی دامن کسی آنچل کا سہارا ہی نہ تھا
 جس کو اپنا کے بہت سوں نے مسرت پائی
 ہم کو جینے کا وہ انداز گوارہ ہی نہ تھا
 وہ جو دم بھر کے لیے روئے افق پر چمکا
 ہم سیہ بختوں کی قسمت کا ستارا ہی نہ تھا
 اتنے الجھاؤ ہیں خم پیچ ہیں گویا اے دل
 کبھی اس کا کل ہستی کو سنوارا ہی نہ تھا
 عمر بھر شورش طوفان سے سفینہ الجھا
 دور و نزدیک کہیں گھاٹ کنارہ ہی نہ تھا

موج پایاب بھی کشتی کو ڈبو دیتی ہے
 نرم و شادات شگوفوں کے بہانے شبنم
 پہلوئے شاخ میں کانٹے بھی چھو دیتی ہے
 ٹوٹی رات کی دم توڑتی خاموشی میں
 زندگی اپنے زبوں حال پہ رو دیتی ہے

اشک موتی تو نہیں ہیں کہ انہیں کوئی چنے
 اب یہ دامن میں ڈھلک آئیں کہ رخساروں پر
 آج تک رستے ہیں لو دیتے ہیں گھاؤ اپنے
 کس توقع پہ بھروسہ کریں غم خواروں پر
 کچھ اس انداز سے چھایا ہے یہاں رنگ خزاں
 لوگ ہنستے ہیں بہاروں کے طلب گاروں پر



قطعہ

کب تک بوجھل پلوں سے اشکوں کے ستارے ٹوٹیں گے
کب تک آہیں سک سک کر ہونٹوں پر دم توڑیں گی
کب تک میں یاس و امید کے دوراہے پر ڈولوں گا
کب تک تیری یادیں میرے ٹوٹے سپنے جوڑیں گی!



نگار چین

سیاہ رات کی افسردگی تمام ہوئی
 سحر کی شوخ کرن مسکرا کے لہرائی
 وہ آرزو کہ ابھی تک جو اک فسانہ تھی
 وہ آج ایک حقیقت کے روپ میں آئی

نگار چین یہ ساعت تجھے مبارک ہو
 کہ تیرے چہرے سے گردِ ملال دور ہوئی
 ترے جمال کے شیدائیوں کی جہدِ طویل
 ترے جھلنے ہوئے حسن کو نکھار گئی

مجھے یقیں تھا کہ تیرے اداس ہونٹوں سے
 مسرتوں کے طرباک راگ پھوٹیں گے
 وہ دن بھی آئے گا جب تیرے مضحلِ نوحے
 شکستہ نغموں کی جھنکار بن کے گونجیں

وہ دن آ ہی گیا جس کی آس پر برسوں
 ترے شہید الجھتے رہے اندھیروں سے
 تری خوشی ترے فردا کے پاسباں بن کر
 ستیزہ کار رہے اجنبی لٹیروں سے



بدلی ہوئی آج ان

بدلی ہوئی آج ان کی نظر دیکھ رہے ہیں
ہم اپنی محبت کا اثر دیکھ رہے

انجام نہ معلوم تھا آغاز سفر میں
یہ ہوتا ہے انجام سفر دیکھ رہے ہیں

اے دل کبھی گزرا تھا وہ جس راہ گزر سے
ہم آج بھی وہ راہ گزر دیکھ رہے ہیں

ہم نے جنہیں خون رگ جان دے کے تھا سینچا
سربز وہ کب ہوں گے شجر دیکھ رہے ہیں



طویل راتوں کی خامشی میں

طویل راتوں کی خامشی میں مری فغاں تھک کے سو گئی ہے
تمہاری آنکھوں نے جو کہی تھی وہ داستاں تھک کے سو گئی ہے

گلہ نہیں تجھ سے زندگی کے وہ زاویے ہی بدل چکے ہیں
مری وفا وہ ترے تغافل کی نوحہ خواں تھک کر سو گئی ہے

مرے خیالوں میں آج بھی خواب عہد رفتہ کے جاگتے ہیں
تمہارے پہلو میں کاش یاد آستاں تھک کے سو گئی ہے

سحر کی امید اب کسے ہے سحر کی امید ہو بھی کیسے
کہ زیست امید و ناامیدی کے درمیان تھک کے سو گئی

نہ جانے میں کس ادھیڑ بن میں الجھ گیا ہوں کہ مجھ کو راہی
خبر نہیں کچھ وہ آرزوئے سکوں کہاں تھک کے سو گئی ہے



وہی خدا ہے وہی ناخدا

وہی خدا وہی ناخدا کہاں جا میں
سفینہ ڈوب رہا ہے بتا کہاں جا میں

ہوئے غم سے سلگنے لگے ہیں لالہ و گل
دھواں دھواں چمن کی فضا کہاں جا میں

شریک حال ہیں اندیشہ ہائے مستقبل
ہے ابتدا میں غم انتہا کہاں جا میں

ہر ایک خواب ہے گھائل ہر ایک یاد ملول
ہر ایک جذبہ ہے بے دست و پا کہاں جا میں

ہر ایک دل ہوا درد خود آگہی سے تہی
ہر ایک ساز ہوا بے صدا کہاں جا میں

فقیہ شہر تیرے شہر بے مروت میں
ہے جن کا جرم نہ کوئی خطا کہاں جا میں

وفا کا ذکر نہ چھیڑو کہ درد بڑھتا ہے
وفا کہاں ہے کہاں ہے وفا کہاں جائیں

ستم کہ بند ہوا ایک ایک باپ قبول
فغاں کہ شل ہوئے دست دعا کہاں جائیں



غم گساری

دوست مایوس نہ ہو
 سلسلے بنتے بگڑتے ہی رہے ہیں اکثر
 تیری پلکوں پہ یہ اشکوں کے ستارے کیسے
 تجھ کو غم ہے تیری محبوب تجھے مل نہ سکی
 اور جو زیت تراشی تھی ترے خوابوں نے
 جب پڑی چوٹ حقائق کی تو وہ ٹوٹ گئی
 تجھ کو معلوم ہے میں نے بھی محبت کی تھی
 اور انجام محبت بھی ہے معلوم تجھے
 تجھ سے پہلے بھی بچھے ہیں یہاں لاکھوں ہی چراغ
 تیری ناکامی نئی بات نہیں دوست میرے
 کس نے پائی ہے غم زیت کی تفتی سے نجات
 چار و ناچار یہ زہر اب سبھی پیتے ہیں
 جان لٹا دینے کے فرسودہ فسانوں پہ نہ جا
 کون مرتا ہے محبت میں سبھی جیتے ہیں
 وقت ہر زخم کو ہر غم کو مٹا دیتا ہے
 وقت کے ساتھ یہ صدمہ بھی گزر جائے گا
 اور یہ باتیں جو دہرائی ہیں میں نے اس وقت
 تو بھی اک روز انہی باتوں کو دہرائے گا

دوست مایوں نہ ہو
سلیے بنتے بگڑتے ہی رہے ہیں اکثر



لب گویا

اب تو شاید اسی انداز سے جینا ہو گا
اس کے ہر ظلم کو بیداد کو چپ چاپ سہیں
یوں تو کہنے کو بہت کچھ ہے مگر آٹھوں پہر
اک یہی فکر ہے کس طرح کہیں کس سے کہیں
دیکھتی آنکھوں تو ہم سے یہ کبھی نہ ہو گا
اس بھری بزم میں ہم صورت تصویر رہیں

بات کہنے کا جو انجام ہوا کرتا ہے
آشکارا ہے کسی سے بھی تو مستور نہیں
وہ جو آقاؤں کے دستور کو ٹھکرا کے بڑھیں
وادی دار و رن ان سے کوئی دور نہیں

ہم بھی شاید اسی منزل میں پہنچ کر دم لیں
دہر میں غلبہ ظلمت ہمیں منظور نہیں
قید کیا شے ہے سلاسل کی حقیقت کیا ہے
جسم پابند سہی فکر تو محصور نہیں
دل میں جو بات کھٹکتی ہو اگر دل میں رہے
مصلحت کیشی ہے یہ شیوہ منصور نہیں

وابستگی

تری اور مری آرزوؤں کا مدفن یہ افسردہ لمحے
جو اک جونک کی طرح چمٹے ہوئے تری اور مری زندگی سے
ترا اور مرا خون پینے پہ بھی جو گھٹتہ نہیں ہیں
ترا اور مرا خون اکارت گیا ہے
زمانہ ہوا ہم کبھی کھل کے روئے نہ ہنسنے ہی پائے
تجھے اس کا احساس ہے یا نہیں کون جانے
مگر میرے دن رات کلتے ہیں یہ سوچنے میں
زمانہ ہوا ہم کبھی کھل کے روئے نہ ہنسنے ہی پائے
ہمارے لیے اس جہاں میں نہ غم ہے نہ کوئی خوشی ہے
اور اس پہ بھی ہم زندہ ہیں کیونکہ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے

مری جان! تو اس قدر دور ہونے پہ بھی کس لیے دم بخود ہے
قریب آ کہ میں جانتا ہوں
یہ رخسار یہ لب یہ آنکھیں یہ بازو
یہ میرے نہیں اب کسی اور کے ہیں
ہم ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہیں
مگر اس پہ بھی ایک شے مشترک ہے تری اور مری زندگی میں
یہ افسردہ لمحے

جو اک جونک کی طرح چٹے ہوئے ہیں تری اور مری زندگی سے
ترا مرا خون پینے پہ بھی جو شگفتہ نہیں ہیں



درد مشترک

مڑہ خار پہ کس طرح بھلا پائے قرار
عارض گل پہ نہ جب قطرہ شبنم ٹھہرے
حادثہ ہے کہ در آئی یہ مسرت کی کرن
ورنہ اس دل پہ تھے تاریکی غم کے پہرے

درد محرومی جاوید ہماری قسمت
راحت وصل و ملاقات کے در بند رہے
سالہا سال روایات کے زندانوں میں
کتنے بپھرے ہوئے جذبات نظر بند رہے

سم سم سم سے کھل جاتے ہیں عقدوں کے پہاڑ
جگمگا اٹھتے ہیں پھولوں کے دیے صحرا میں
غازہ زر سے ہے رخسار تمدن کا نکھار
دل تو اک جنس فرو مایہ ہے اس دنیا میں

چڑھتے سورج کے پرستار ہیں دنیا والے
ڈوبتے چاند کو بن دیکھے گزر جاتے ہیں
کون جوڑے میں سمجھاتا ہے بھلا دھول کے پھول

شاخ کے خار بھی آنکھوں میں جگہ پاتے ہیں

تو میری ہے کہ یہاں کوئی نہیں تھا میرا
میں ترا ہوں کہ تجھے کوئی بھی اپنا نہ سکا
کتنی پیاری ہے سہانی ہے یہ دنیا جس میں
تو بھی ٹھکرائی گئی مجھ کو بھی ٹھکرایا گیا



دور تاحد نظر

دور تاحد نظر ایک گھٹا ٹوپ خلا
چاند تاروں کا کہیں نام و نشان تک بھی نہیں
نیند جاگی ہوئی دکھتی ہوئی آنکھوں کی سسکی
خود کسی اجنبی منزل میں بھٹکتی ہے کہیں
رات بھر جاگ کے کامیں گے مگر کون کہے
صبح کے ساتھ اگر نیند کی پریاں آئیں
پیش از وقت کے اندیشوں سے جاں جاتی ہے
کیا گھڑی ہو گی بھلا ہم نے جب آنکھیں کھولیں

کب سے بے خواب ہے اس خواب محل کی بنیاد
کب سے خوابیدہ ہے یہ جاگت جسموں کی زمیں
آج کی رات کے دامن میں جو پوشیدہ ہیں
اب سے پہلے بھی یہ گھڑیاں میری آنکھوں میں رہیں

چارہ درد ہوا باعث افزوئی درد
جو بھی ہو سکتی تھیں تدبیریں وہ کر کے دیکھیں
کوئی بھی راہ نہیں بچنے کی جز راہ فرار
بھاگ کر جائے کہاں کوئی کہ رہنا ہے یہیں

آشیاں ہو کہ قفس اب یہی مسکن ٹھہرا
یہ جہنم بھی ہے اپنے لیے فردوس بریں
اس کے ہر ذرے میں ہے اپنے پسینے کی مہک
اس کا ہر پھول ہوا ہے اپنے لبو سے رنگیں
اس کی ایک ایک خوشی ہم کو رہی جاں سے عزیز
یہ الگ بات ہے یہاں اپنے لیے کچھ بھی نہیں

دور تاحد نظر ایک گھٹا ٹوپ خلا
ایسے ہی تیرہ خلاؤں سے شعائیں پھولیں
موج در موج بڑھا سلسلہ سیل حیات
سینہ ارض پہ شاداب بہاریں مہکیں
کوئی بھی دست ستم کیش سلامت نہ رہا
جب بھی تعمیر نے تخریب سے راہیں مانگیں
عمر بھی چاہے برے حالوں گزاریں پھر بھی
زندگی موت کی تحویل میں ہے موت نہیں



دو شعر

یہ دوا کیسا درد ہے دل میں
دوا جس کی نہیں کوئی

میں جس دنیا میں رہتا ہوں
خدا اس کا نہیں کوئی



تنہائیوں کے دشت میں

تنہائیوں کے دشت میں اکثر ملا مجھے
وہ شخص جس نے کر دیا مجھ سے جدا مجھے

دافنگی مری ہے کہ ہے انتہائے شوق
اس کی گلی کو لے گیا ہر راستا مجھے

جیسے ہو کوئی چہرہ نیا اس کے روبرو
یوں دیکھتا رہا مرا ہر آشنا مجھے

حرف غلط سمجھ کے جو مجھ کو مٹا گیا
اس جیسا اس کے بعد نہ کوئی لگا مجھے

پہلے ہی مجھ پہ کم نہیں تیری عنایتیں
دم لینے دے اے گردشِ دوراں ذرا مجھے

مشکل مجھے ڈبونا کنارے پہ بھی نہ تھا
ناحق بھنور میں لایا مرا ناخدا مجھے

یہ زندگی کہ موت بھی ہے جس پہ فوج خواں
کس جرم کی نہ جانے ملی ہے سزا مجھے



گردش جام نہیں گردش

گردش جام نہیں گردش ایام تو ہے
سعی ناکام سہی پھر بھی کوئی کام تو ہے

مائل لطف و کرم حسن دلارام تو ہے
میری خاطر نہ سہی کوئی سر بام تو ہے

دل کی بے تابی کا آخر کہیں انجام تو ہے
میری قسمت میں نہیں دہر میں آرام تو ہے

تو نہیں میرا مسحا میرا قاتل ہی سہی
مجھ سے وابستہ کسی طور تیرا نام تو ہے

نگ دستو تہی دامانو کرو شکر خدا
مے گلغام نہیں ہے شفق شام تو ہے

حلقہ موج میں اک اور سفینہ آیا
ساحل بحر پہ کہرام کا ہنگام تو ہے



وہ بے نیاز مجھے

وہ بے نیاز مجھے الجھنوں میں ڈال گیا
کہ جس کے پیار میں احساس ماہ و سال گیا

ہر ایک بات کے یوں تو دیے جواب اس نے
جو خاص بات تھی ہر بار ہنس کے ٹال گیا

کئی سوال تھے جو میں نے سوچ رکھے تھے
وہ آ گیا تو مجھے بھول ہر سوال گیا

جو عمر جذبوں کا سیلاب بن کے آئی تھی
گزر گئی تو لگا دور اعتدال گیا

وہ ایک ذات جو خواب و خیال لائی تھی
اسی کے ساتھ ہر اک خواب ہر خیال گیا

اے تو اس کا کوئی رنج بھی نہ ہو شاید
کہ اس کی بزم سے کوئی شکستہ حال گیا



کیوں جگاتے ہو میرے

کیوں جگاتے ہو میرے سینے میں ارمانوں کو
سویا رہنے دو ابھی پیار کے طوفانوں کو

چاندنی رات دبے پاؤں چلی آتی ہے
دیکھو سن لے نہ کہیں ان کہے افسانوں کو

دل سے دل نظروں سے نظروں کے ابھنے کا سماں
جیسے صحراؤں میں نیند آئی ہو دیوانوں کو

میرے معصوم سے خوابوں کی ہے تعبیر یہ رات
دل کا محرم جو بنا دیتی ہے بیگانوں کو

اپنے دل پر تو قیامت ہی گزر جائے گی
تم بھلا دو گے اگر قسموں کو پیانوں کو

اپنی ہی آگ میں جلتی نہ رہے شمع کہیں
اس لیے بھیجا گیا دیا میں پروانوں کو



وہ آنکھیں

کیسی آنکھیں دیکھی ہیں
جن کو کچھ کے دل کھو جائے
ایسی آنکھیں دیکھی ہیں کیسی آنکھیں دیکھی ہیں

بہکی بہکی کھوئی کھوئی
جاگی جاگی سوئی سوئی
کس نے دیکھی ہوں گی میں نے
جیسی آنکھیں دیکھی ہیں کیسی آنکھیں دیکھی ہیں
جن کی اک اک رمز مثالی
دیوانہ کر دینے والی
جیسی ہیں محبوب مرے کی
وہی آنکھیں دیکھی ہیں؟ کیسی آنکھیں دیکھی ہیں

شونی بھی شرمیلا پن بھی
لاگ بھی جن میں اور لگن بھی
کول کول سروں سی چنچل
لے سی آنکھیں دیکھیں ہیں کیسی آنکھیں دیکھی ہیں



کل اور آج

کل جس جگہ یہ چھاؤں گھنی تھی
جہاں پت نے مجھ سے وعدہ
لیا تھا دوبارہ ملنے کا
میں اس جگہ پہ آ یا تھا

مگر وہاں دھوپ کڑی تھی
تم تو نہ تھیں لیکن
تم سے ملتی جلتی
جھریاں جھریاں چہرے والی
کوئی عورت
کبھی جو خود بھی
کسی سے ملنے
اس جگہ پر آئی ہوگی
قہر آلود نگاہوں سے مجھے گھور رہی تھی
میں لوٹ آیا

تیرے اور میرے جذباتوں کے
بیچ میں ایک فاصلہ کھڑی تھی
اور اوپر سے دھوپ کڑی تھی

ابتدا

اک پھول مسکرایا

اک چاند جگمگایا

ان کانپتے لبوں پر جب تیرا نام آیا اک پھول مسکرایا

اک چاند جگمگایا

دل میں مچل رہی ہے یادوں کی نرم شبنم

آنکھوں میں کھل رہا ہے بے خوابیوں کا موسم

پہلے ملن کا لمحہ سانسوں میں سرسرایا ----- اک پھول مسکرایا

اک چاند جگمگایا

آغا زبن گیا جو میرے حسین سفر کا

ساحل ہے جستجو کا حاصل ہے عمر بھر کا

وہ حادثہ کہ جس نے ہر تار جھن جھنایا اک پھول مسکرایا

اک چاند جگمگایا

میری تمام صبحیں، میری تمام شامیں

اب خود کو ڈھونڈتی ہیں تیری کسی ادا میں

وہ سحر تو نے پھونکا، جادو ہے وہ جگایا اک پھول مسکرایا

اک چاند جگمگایا



ہلال عید

ہلال عید کسی کا سلام لایا ہے
 کرن کرن میں وفا کا پیام لایا ہے
 ہلال عید کسی کا سلام لایا ہے

وہ پھیلنے لگے وعدوں کے شبنمیں لمحے
 دھڑکتے دل میں محبت کے پھول کھلتے ہیں
 بہک رہے ہیں قدم جھوم جھوم اٹھے جذبے
 گماں یہ ہوتا ہے دو وقت جیسے ملتے ہیں
 ہلال عید کسی کا سلام لایا ہے
 قریب چاند کے سہا ہوا سا اک تارا
 دبی دبی ہوئی برسوں کی کوئی خواہش ہے
 لو یاد آ گئی وہ شام شام عہد وفا
 حیا سے جھک گئیں نظریں لبوں میں لرزش ہے
 ہلال عید کسی کا سلام لایا ہے

ابھی تو خواب ہے چاہت کی پر فضا منزل
 قرار پائیں گی کب جانے مضطرب روحیں
 ابھی تو وقت کی نبضیں ٹھہر ٹھہر کے چلیں

یہ سرد دوریاں کب گرم قربتوں میں ڈھلیں
ہلال عید کسی کا سلام لایا ہے

وہ بام جس پہ وہ چہرہ دمک دمک اٹھے
اسے نہ کیسے کوئی جنت نگاہ کہے
ادھر ہے حسن طلب اور ادھر ہے محبوبی
خدا کرے کہ یہ منظر ہمیشہ یونہی رہے
ہلال عید کسی کا سلام لایا ہے
کرن کرن میں وفا کا پیام لایا ہے



اے مری جستجو

اے مری آرزو اے مری جستجو
میرے خوابوں میں میرے خیالوں میں تو
زندگی کے اندھیروں اجالوں میں تو
اے مری جستجو

میں اگر ناز ہوں میرا انداز تو
میں اگر راز ہوں محرم راز تو
میری پہچان کے سب حوالوں میں تو
زندگی کے اندھیروں اجالوں میں تو
اے مری جستجو

میں بھری محفلوں میں بھی تنہا رہوں
بیٹھی تنہائیوں میں یہ سوچا کروں
مجھ کو الجھا گیا کن سوالوں میں تو
زندگی کے اندھیروں اجالوں میں تو
اے مری جستجو

میں نے چاہا تجھے میں نے سوچا تجھے

اپنی سوچوں سے بھی بڑھ کے پایا تجھے
 میں مثالوں میں ہوں بے مثالوں میں تو
 زندگی کے اندھیروں اجالوں میں تو
 اے مری جستجو



دن کو رہتے جھیل

دن کو رہتے جھیل پر دریا کنارے رات کو
یاد رکھنا چاند تاروں اس ہماری بات کو

اب کہاں وہ محفلیں ہیں اب کہاں وہ ہم نشیں
اب کہاں سے لائیں ان گزرے ہوئے لمحات کو

پڑ چکی ہیں اتنی گرہیں کچھ سمجھ آتا نہیں
کیسے سلجھائیں بھلا الجھے ہوئے حالات کو

کتنی طوفانی تھیں راتیں جن میں دو دیوانے دل
تھپکیاں دیتے رہے بھڑکے ہوئے جذبات کو

درد میں ڈوبی ہوئی لے بن گئی ہے زندگی
بھول جاتے کاش ہم الفت بھرے نعمات کو

وہ کہ اپنے پیار کی تھی بھیگی بھیگی ابتدا
یاد کر کے رو دیا دل آج اس برسات کو



دن گزرتا ہے کہاں

دن گزرتا ہے کہاں رات کہاں ہوتی ہے
درد کے ماروں سے یہ بات کہاں ہوتی ہے

ایک سے چہرے تو ہوتے ہی کئی دنیا میں
ایک سی صورت حالات کہاں ہوتی ہے

زندگی کے وہ کسی موڑ پہ گاہے گاہے
مل تو جاتے ہیں ملاقات کہاں ہوتی ہے

آسمانوں سے کوئی بوند نہیں برسے گی
جلتے صحراؤں میں برسات کہاں ہوتی ہے

یوں تو اوروں کی بہت باتیں سنائیں ان کو
اپنی جو بات ہے وہ بات کہاں ہوتی ہے

جیسی آغاز محبت میں ہوا کرتی ہے
ویسی پھر شدت جذبات کہاں ہوتی ہے

پیار کی آگ بنا دیتی ہے کندن جن کو
ان کے ذہنوں میں بھلا ذات کہاں ہوتی ہے



کبھی جو تم سے ملاقات

کبھی جو تم سے ملاقات ہو گئی پیارے
عجیب صورت حالات ہو گئی پیارے

ہیں انتظار میں پھر بھی یہ منظر آنکھیں
گو ختم وعدے کی اب رات ہو گئی پیارے

بجھا بجھا سا یہ دل بے سبب نہ رہتا تھا
تھا جس کا خدشہ وہی بات ہو گئی پیارے

مہیب ہوتا ہے کتنا دلوں کا سنا
یہ ان سے پوچھو جنہیں مات ہو گئی پیارے

ہے جب سے ٹوٹ چکا سلسلہ محبت کا
حیات پیکر صدمات ہو گئی پیارے

غم فراق نے کچھ اس طرح ہے ابھایا
کہ مجھ پہ بار مری ذات ہو گئی پیارے



آنکھوں سے دل تک

میں کہہ رہا تھا
 خموش رہ کر بھی حرف مطلب بیان کرنے میں کس قدر دسترس
 ہے تم کو
 وہ کس سلیقے سے تم نے مجھ کو بتا دیا تھا
 کہ تم مری ہو
 تمہارے ہونٹوں پہ چپ کی مہریں تھیں اور ہنسی ہوئی نگاہیں
 بس ایک پل کے لیے انھیں اک چمک سی لرائی ان میں اور
 جھک گئیں

یہ آغاز داستاں تھا
 خموش کیوں ہو
 خموش رہ کر بھی حال دم تم چھپا سکو گی، تمہیں یقین ہے
 تمہاری پلکوں کی چلمنوں سے تمہارے بے برگ و بار
 ارمان جھانکتے ہیں
 تمہارے ہونٹوں پہ چپ کی مہریں ہیں اور سہمی ہوئی نگاہیں
 (ہزار ہا حسرتوں کا مدفن)
 نہ کہنے پر بھی مجھے یہ سب کچھ بتا چکی ہیں
 تمہاری اس خامشی کا انداز گفتگو میں سمجھ گیا ہوں

میں جانتا ہوں کہ آج تم اس قدر ملول اور اداس کیوں ہو
خموش کیوں ہو
کہو یہ انجام داستاں ہے



اس کا پیغام ملا

اس کا پیغام ملا اتنا سا وعدہ کرنا
اب کسی سے نہ مرا ذکر خدا کرنا
اس کا پیغام ملا

بھول جان وہ محبت کے ٹکٹے لمحے
یاد انہیں کر کے نہ دل اپنا دکھایا کرنا
اس کا پیغام ملا

تم ہو مختار میں پابند روایات حرم
میرا احوال نہ ہر ایک سے پوچھا کرنا
اس کا پیغام لا

ایک سایہ سامرے ساتھ لگا رہتا ہے
میرے دروازے کے آگے سے نہ گزرا کرنا
اس کا پیغام ملا

کسی تقریب میں گر سامنا اپنا ہو جائے
دیکھنا! اجنبی بن کر مجھے دیکھا کرنا
اس کا پیغام ملا

زندگی اب مجھے اس حلقے میں لے آئی ہے
 جہاں دستور ہے اپنوں سے بھی پردا کرنا
 اس کا پیغام ملا

اس کا پیغام ملا اتنا سا وعدہ کرنا
 اللہ اب ذکر کسی سے بھی نہ میرا کرنا



گیت

رت آئے رت جائے سکھی ری
ان کی لگن لگائے ----- رت آئے رت جائے

پچھلے پہر جب پروا سنے
کروٹ کروٹ پائل چھٹکے
چاند کے ساتھ اک چنچل تارا اپنی راس رچائے
رت آئے رت جائے

سوئی سوئی سی گھڑیوں میں
کھوئی رہوں ان کی یادوں میں
پیار کا پیاسا یہ دل میرا پھر بھی چین نہ پائے
رت آئے رت جائے

ہر اک رت کا رنگ ہے اپنا
میں دیکھوں بس ایک ہی سہنا
جو میری نیندوں میں اپنی بانگی چھب دکھائے
رت آئے رت جائے



ندی کنارے

صبح سویرے ایک چھیلی
 ندیا پر جل بھرنے آئی
 دیکھ کے اس کا روپ سلونا
 لہر لہر نے لی انگڑائی ایک چھیلی
 ندیا پر جل بھرنے آئی

کبھی وہ پیتل کی کاگر پر چاندی کا کٹنا چھٹکتی
 کوئل پاؤں ڈال ندی میں لہروں کے کبھی بھنور بناتی
 کبھی ترنگ میں آ کر اس نے جھانجر سے جھانجر کرائی ایک چھیلی
 ندیا پر جل بھرنے آئی

کبھی نہ جانے کن سوچوں کی نگری کے وہ پھیرے لیتی
 بار بار خالی گاگر کو بھرتی پھر خالی کر دیتی
 اس پگلی کو جو بھی دیکھے سمجھے گا اس کو سودائی ایک چھیلی
 ندیا پر جل بھرنے آئی

لاکھوں میں تھی ایک روپ میں لیکن تھی وہ بھولی بھالی
 بات بات مصری کی ڈلی چلتی تو جیسے لچکے ڈالی

جل بھرنے نکلی تھی گھر سے ندیا سے نیناں بھر لائی..... ایک چھیلی
ندیا پر جل بھرنے آئی

دیکھ کے اس کا روپ سلونا لہر لہر نے لی انگڑائی..... ایک چھیلی
ندیا پر جل بھرنے آئی



گنگناتے ہوئے لمحات پلٹ

گنگناتے ہوئے لمحات پلٹ آئے ہیں
جن کے دامن میں ہیں نعمات پلٹ آئے ہیں

اب کوئی شکوہ حالات نہیں ہے اے دل
ہم سے روٹھے ہوئے حالات پلٹ آئے ہیں

جن کو جانے کی بہت جلدی تھی جاتے جاتے
راز کی کہنے کوئی بات پلٹ آئے ہیں

زندگی جن کے بناں ابھی ہوئی رہتی تھی
وہ حسین خواب و خیالات پلٹ آئے ہیں

پھر سے جینے کی تمناؤں نے انگڑائی لی
دل کے سب گمشدہ جذبات پلٹ آئے ہیں

حاصل عہدِ مسرت تھے جو دن رات کبھی
شکر صد شکر وہ دن رات پلٹ آئے ہیں



اے دوست ترے بعد

اے دوست ترے بعد جو گزری دل و جان پر
وہ درد کی روداد رقم ہوتی نہیں ہے

اس دل کو ملی جو تری فرقت کی بدولت
وہ ٹیس کسی لحظہ بھی کم ہوتی نہیں ہے

دشوار اگرچہ ہے بہت ہی رہ ہستی
آسان بھی کچھ راہ عدم ہوتی نہیں ہے



شہر کے لوگو

اس شہر کو کیا ہو گیا اس شہر کے لوگو
کیوں شام سے یہ سو گیا اس شہر کے لوگو

اس شہر کے جس حسن کا شہرہ تھا جہاں میں
وہ حسن کہاں کھو گیا اس شہر کے لوگو



تقاضا ہے زندگی کا

گزر گئے جو اداس موسم انہیں بھلا دو
تم آنے والی رتوں کو اپنی نظر میں رکھو

یہی تقاضائے زندگی ہے
یہی تقاضائے زندگی ہے

فسردہ چہروں سے رنج و غم کا غبار تم کو اتارنا ہے
چمن چمن میں کلی کلی کو نکھارنا ہے سنوارنا ہے

یہی جیالوں کی بندگی ہے
یہی تقاضائے زندگی ہے

چراغِ عزم و عمل جلانے ہیں سرد بجھتے ہوئے دلوں میں
گزر کے دشوار راستوں سے اتر کے سنان وادیوں میں

مٹانا ہر نقشِ تیرگی سے
یہی تقاضائے زندگی ہے

پیام اہل جہاں کو دینا ہے ہم نے امن اور آشتی کا
عداوتوں نفرتوں کے ریلوں میں بیج بونا ہے دوستی کا

کہ اپنا مقصود ہی یہی ہے
یہی تقاضائے زندگی ہے



ہماری آبرو

گلوں کی تازگی گلوں کا بانگپن چمن سے ہے
ہماری زندگی ہماری آبرو وطن سے ہے

یہ بحر و بر یہ کوہسار ہیں ہمارے جسم و جاں
ہم ان کے پاساں ہیں اور یہ ہمارے پاساں
ہمارا رابطہ ہر ایک کوہ ہر دمن سے ہے
گلوں کی تازگی گلوں کا بانگپن چمن سے ہے

جو راہ کی صعوبتوں سے ڈر کے جی چرا گئے
وہ بد نصیب منزل مراد تک نہ جا سکے
رسائی منزلوں تک لگاؤ سے لگن سے ہے
گلوں کی تازگی گلوں کا بانگپن چمن سے ہے

وہ کوئی شہ سوار ہے کہ راستے کی گرد ہے
وطن کو ایک سا عزیز ایک ایک فرد ہے
کہ چاندنی کا حسن چاند کی کرن کرن سے ہے

گلوں کی تازگی گلوں کا بانگپن چمن سے ہے
ہماری زندگی ہماری آبرو وطن سے ہے



گیت

سیاں جی نے بھیجی مجھے چڑی بناری
اناری رنگ چڑی میں دکھوں میں اناری

جھنک جھنک جائے آج من کا انگنوا
چھٹکے پائل کبھی کھٹکے سنگنوا
اپنے پہ پیار آئے دیکھ دیکھ آری
سیاں جی نے بھیجی مجھے چڑی بناری
یاد جب آئیں مجھے سیاں جی کی بتیاں
مچلے جیروا دھڑک جائیں چھتیاں
بھگے بھگے سپنوں کی پڑے ہے پھوار سی
سیاں جی نے بھیجی مجھے چڑی بناری

ایسی ویسی باتیں سوچ سوچ گھبراؤں میں
نخروں سے ان کی نہ کہیں گر جاؤں میں
وہ ہیں بڑے البیلے میں ہوں گنوار سی
سیاں جی نے بھیجی مجھے چڑی بناری
اناری رنگ چڑی میں دکھوں میں انار سی



ہمراہی میرے

او جب تک سانس ہیں میرے ساتھی
 ساتھ چلوں گی تیرے او ہمراہی میرے
 چاہے کتنی کٹھن ہوں راہیں
 ساتھ نہ تیرا چھوڑوں
 دل کو جو ناٹھ ہے تجھ سے
 وہ ناٹھ نہ توڑوں او ہمراہی میرے
 جب تیرے بیتاب سی بانہیں
 پیار سے مجھ کو تھا میں
 جلتی دوپہریں لگتی ہیں
 بھیگی بھیگی شامیں او ہمراہی



نیناں ساون بھادوں

ساون	بھادوں	نیناں	میرے
تن	بن	برسیں	سویرے
جب	سے	تم	پردیس
روٹھ	گئے	نظروں	سے
سونے	ہو	گئے	پیار
ساون	بھادوں	نیناں	میرے
سوئی	راہیں	تکتے	تکتے
کیسے	کیسے	موسم	گزرے
گزرے	ہیں	سجناں	بن
ساون	بھادوں	نیناں	میرے



تین شعر

دل بھی ہے دل میں دھڑکنیں بھی ہیں
دوستو! کیا وہ محفلیں بھی ہیں

دوش نہیں تھا کچھ اس کا
غم جو میرے نام ہوا

ذکر تھا میرے اشکوں کا
ناحق وہ بدنام ہوا



سرگوشی

ہر ایک سانس میں سرگوشیاں ہیں نوحوں کی
 کسی بھی لب پہ کوئی جانفزا ترانہ نہیں
 سٹ سٹ گئی انگڑائیوں کی پہنائی
 حکایت غم دوراں کوئی فسانہ نہیں
 جو ظلم ہم پہ ہوا ہے اب اس کا ذکر ہی کیا
 یہاں پہ ہم ہی ستم خوردہ زمانہ نہیں

شکست ساز محبت سے سوزش غم سے
 ہر ایک عارض گلوں سے شبِ نیم آلودہ
 مال عہد وفا ہے فراق دیدہ و دل
 نقیب دور گزشتہ ہے دور موجودہ



ایک نظم

زمانے جو گزر جاتے ہیں
 اور واپس نہیں آتے
 وہ یاد آتے بہت ہیں
 وہ یاد آ آ کے تڑپاتے بہت ہیں
 زمانے جو گزر جاتے ہیں
 دھندلوں میں سے کچھ یادیں ابھرتی ہیں
 دھندلوں میں ہی پھر سے ڈوب جاتی ہیں
 نئے غم اپنی موہن مسکراہٹ میں چھپائے
 ذرا سی دیر کو خوشیوں کی پریاں جھلملاتی ہیں
 یہ لمحے یہ جنازے اپنی یادوں کے
 یہ رلواتے بہت ہیں
 زمانے جو گزر جاتے ہیں
 نگاہیں خالی خالی اور سوالی نہیں
 راہوں پر لگے ہیں اس مسافر کی
 جو منزل کے لیے منزل سے بے منزل ہوا ہے
 اسے معلوم کیا اس کی جدائی میں
 کسی کو مرنا تک مشکل ہوا ہے
 یہ ظالم ہائے نا محرم کسی کی آرزوؤں کے

ہیں بہت ڈھاتے ستم
ہیں جاتے گزر جو زمانے



وقت کی بات

وقت حیران لگا ہوں سے مجھے دیکھتا ہے
 دیکھ کر حال کو شاید اسے ماضی کا خیال آتا ہے
 وقت جب بھی کسی زرتاب و حسین ماضی کے گہنائے ہوئے
 حال سے دو چار ہوا کانپ اٹھا
 اس کو معلوم نہیں ہے ماضی
 کس طرح حال کے سانچے میں بگڑ جاتا ہے
 تو مگر جانتی ہے
 تلخی زیست دے سکتے ہوئے شاداب و جواں چہروں کو
 کیسے افسردہ پڑ مردہ بنادیتی ہے
 کسی طرح شام خزاں صبح بہاراں بکھر جاتی ہے
 تو مجھے دیکھ کر حیران نہ ہو
 میں وہی ہوں تو جسے حاصل امید کہا کرتی تھی
 میں وہی ہوں تو جسے پہلے پہل دیکھ کر چونک اٹھی تھی
 اور اب دیکھ کے یہ حال مرے ماضی کا حیران ہے تو
 دیکھ حیراں نہ ہو
 وقت حیرانی پہ مجبور ہے معلوم نہیں ہے اس کو
 ماضی کیوں حال کے سانچے میں بگڑ جاتا ہے
 اور تو وقت نہیں



کوئی ماضی کے جھروکوں سے

کوئی ماضی کے جھروکوں سے صدا دیتا ہے
سرد پڑتے ہوئے شعلوں کو ہوا دیتا ہے

دل افسردہ کا ہر گوشہ چھنک اٹھتا ہے
ذہن جب یادوں کی زنجیر ہلا دیتا ہے

حال دل کتنا ہی انسان چھپائے یارو
حال دل اس کا تو چہرہ ہی بتا دیتا ہے

کسی بچھڑے ہوئے کھوئے ہوئے ہمد کا خیال
کتنے سوئے ہوئے جذبوں کو جگا دیتا ہے

ایک لمحہ بھی گزر سکتا نہ ہو جس کے بغیر
کوئی اس شخص کو کس طرح بھلا دیتا ہے

وقت کے ساتھ گزر جاتا ہے ہر اک صدمہ
وقت ہر زخم کو ہر غم کو مٹا دیتا ہے



لمحہ لمحہ شمار کون

لمحہ لمحہ شمار کون کرے
عمر بھر انتظار کون کرے

کوئی وعدہ بھی تو وفا نہ ہوا
بے وفاؤں سے پیار کون کرے

شب تیرہ و تار کا دامن
دیکھئے تار تار کون کرے

دوستی ایک لفظ ہے معنی
کس پہ اب انحصار کون کرے

اے غم دوست تیرے ہوتے ہوئے
غم لیل و نہار کون کرے

تیرے اس درد لا دوا کا علاج
دل زار و نزار کون کرے

گیا

ٹوٹ

تھا

ٹوٹنا

سلہ

کرے

کون

استوار

اے

اب



قطعات

دیکھ کر اشک مرے تم نے کیا ہے محسوس
یہاں زخموں کی نمائش بھی ہے دستور اے دوست

میں نے پوجا تھا انہیں میں نے چھپایا تھا انہیں
میری آنکھوں سے جو رنے لگے ناسور اے دوست

درد کی بات کسی ہنستی ہوئی محفل میں
جسے کہہ دے کسی تربت پہ لطیفہ کوئی

آرزو کھویا ہوا کوئی پیغمبر زادہ
زندگی سہی ہوئی جیسے عقیقہ کوئی

میں نے اشکوں کو چھپایا تھا مگر چھپ نہ سکے
میری ناکامی کی روداد بھی ناکام ہوئی

میں تو مسجد سے چلا تھا کسی کعبہ کی طرف
دکھ تو یہ ہے کہ عبادت میری بدنام ہوئی

اب نہ کعبہ کی تمنا نہ کسی بت کی ہوس
اب تو زندہ ہوں کسی مرکز انساں کے لیے

خود کو بیچا نہیں بیچا جو کبھی بک نہ سکے
قطر سلطاں کے لیے تخت سلیمان کے لیے



بادل

کئی سالوں سے ٹھنڈا رہا تھا آج حرارت ملی ہے
آپ کہاں سے آئے ہیں
لا مکان سے مکان کی طرف
آسمان سے آئے ہیں
نہیں آسمان کو چھونے کے لیے بھٹک رہا ہوں



دو شعر

اپنے آنسو چلتے ہم نے دیکھ لیے
کیسے جادو چلتے ہم نے دیکھ لیے

ہر اک لمحہ جنہیں طلوع صبح تھا
وہ سورج بھی ڈھلتے ہم نے دیکھ لیے



میرے گیت

وہ مرے گیت نہیں جن میں ترا پیار نہیں
یہ حقیقت ہے کسی خواب کا اظہار نہیں
وہ مرے گیت نہیں جن میں ترا پیار نہیں

میرے لفظوں میں جھلکتے ہیں خدوخال ترے
میرے شعروں میں مچلتے ہیں مہ و سال ترے
تیرا ہی عکس ہیں میرے تو یہ افکار نہیں
وہ مرے گیت نہیں جن میں ترا پیار نہیں

دل کے داغوں کی نمائش مری تحریریں ہیں
مری تحریریں مرے درد کی تصویریں ہیں
کوئی کیا سمجھے مجھے اس سے سروکار نہیں
وہ مرے گیت نہیں جن میں ترا پیار نہیں

تجھ کو چاہا تو کسی اور کو چاہا نہ گیا
تیری مانند کسی کو بھی سراہا نہ گیا
پھر کسی کے لیے دھڑکا یہ دل زار نہیں
وہ مرے گیت نہیں جن میں ترا پیار نہیں



جنہیں راس آگئے ہیں

جنہیں راس آگئے ہیں یہ سحرِ نم اندھیرے
یہ تلاشِ صبحِ نو میں کبھی ہم سفر تھے میرے

تھیں جو قتل گاہیں ان کی ہیں وہی قیام گاہیں
تھے جو رہزموں کے مسکن ہیں وہ رہبروں کے ڈیرے

میں جہان بے دلی میں کہاں لے کے جاؤں دل کو
مرے دل کی گھات میں ہیں یہاں چار سو لٹیرے

اے شبوں کے پاسانو میں یہ تم سے پوچھتا ہوں
جنہیں پوجتے رہے ہو وہ کہاں گئے ”سویرے“

ارے میں تو بے نواہوں جو کبھی نہ بک سکے گا
ارے تم سنا رہے ہو کڑی یہاں بن گئے کسیرے



اک اجنبی مہمان کو

اک اجنبی مہمان کو پہچان گئے ہیں
ہم اپنی محبت کو خدا مان گئے ہیں

یہ بزم تو وہ بزم ہے جس بزم میں لوگو
ایمان پرستوں کے بھی ایمان گئے ہیں

دل والے تو اکثر اس محفل خوش رنگ میں
آئے تھے پریشان، پریشان گئے ہیں



ہم نے کس طرح گزاری

ہم نے کس طرح گزاری ہے تمہیں کیا معلوم
وہ جو روداد ہماری ہے تمہیں کیا معلوم

ہمیں معلوم ہے یہ پیار کی بازی ہم نے
کتنے دکھ درد سے باری ہے تمہیں کیا معلوم

تم نے تو توڑ دیا عہد وفا اور یہاں
درد کا سلسلہ جاری ہے تمہیں کیا معلوم

جانے کیا گزرے گی اس دل پہ سحر ہونے تک
آج کی شب بڑی بھاری ہے تمہیں کیا معلوم

صبح سے آج مسلسل جو گھر بچتا ہے
جان من اپنی ہی باری ہے تمہیں کیا معلوم

وقت کی قبر میں الفت کا بھرم رکھنے کو
اپنی ہی لاش اتاری ہے تمہیں کیا معلوم

دے کے نذرانہ جاں سر پھرے دیوانوں نے
زلف ایام سنواری ہے تمہیں کیا معلوم



عام ہے کوچہ و بازار

عام ہے کوچہ و بازار میں سرکار کی بات
اب سر راہ بھی ہوتی ہے سردار کی بات

ہم جو کرتے ہیں کہیں مصر کے بازار کی بات
لوگ پا لیتے ہیں یوسف کے خریدار کی بات

مدتوں لب پہ رہی زگس پیار کی بات
کیجئے اہل چمن اب خلش خار کی بات

غنجے دل تنگ ہوا بند نشیمن ویراں
باعث مرگ ہے میرے لیے غم خوار کی بات

بوئے گل لے کے صبا کنج قفس تک پہنچی
لاکھ پردوں میں بھی پھیلی شب گلزار کی بات

زندگی درد میں ڈوبی ہوئی لے ہے راہی
ایسے علام میں کسے یاد رہے پیار کی بات



کوئی حسرت بھی نہیں

کوئی حسرت بھی نہیں کوئی تمنا بھی نہیں
دل وہ آنسو جو کسی آنکھ سے چھلکا بھی نہیں

روٹھ کر بیٹھ گئی ہمت دشوار پسند
راہ میں اب کوئی جلتا ہوا صحرا بھی نہیں

آگے کچھ لوگ ہمیں دیکھ کے ہنس دیئے تھے
اب یہ عالم ہے کوئی دیکھنے والا بھی نہیں

درد وہ آگ کہ بجھتی نہیں، جھلتی بھی نہیں
یاد وہ زخم کہ بھرتا نہیں، رستا بھی نہیں

بادباں کھول کے بیٹھے ہیں سفینوں والے
پار اترنے کے لیے ہلکا سا جھونکا بھی نہیں



کہاں کے لالہ و گل

کہاں کے لالہ و گل صحن گلستان نہ رہے
وفا کے عہد پہ قائم جو باغیاں نہ رہے

جفائے عہد شکن سے ہے ریزہ ریزہ جہاں
کہاں رہے یہ دل مضطرب کہاں نہ رہے

دل تباہ! اگر اختیار ہو اپنا
کوئی بھی سعی جنوں سعی رایگاں نہ رہے



مختلف اشعار

دور رہ کر بھی اک تعلق ہے
اس کنارے کا اس کنارے سے

تیری محفل میں چراغاں ہے مرے اشکوں سے
میرے سینے میں تیری یاد کا غم جلتا ہے

دور تیری محفل سے رات دن سلگتا ہوں
تو میری تمنا ہے میں تیرا تماشا ہوں

خشک خشک سی پلکیں اور سوکھ جاتی ہیں
میں تیری جدائی میں اس طرح بھی روتا ہوں

شعلوں کو ہوا دینے چلے آئے ہیں ورنہ
کیا کام تھا اس بزم میں ہم سرد دلوں کا

یوں بیٹھے ہیں جیسے وہ میرے کوئی نہیں ہیں
منظر کوئی دیکھے ذرا پتھر کی سلوں کا

بلائے جاں ہے اگر غم کو جاں غسل کیسے
ہوائے کنج قفس کو بھی معتدل کیسے

سخن وری ہے جو روزن کو راہبر لکھئے
ہنر وری ہے جو قاتل کو اہل دل کیسے

چھٹیوں کو لبادہ مجاز کا دیجئے
کہ خون خاک شہیداں کو آب و گل کیسے

غم گساری بھی دلفگاری ہے
حرف تسکین بھی ضرب کاری ہے

اب نہ سہلائیے گا زخموں کو
لذت خواب مرگ طاری ہے

زبان میری محبت کی زباں ہے
میرا دل لینے والے تو کہاں ہے

زمانہ اک ہمارے درمیاں ہے
میرا دل لینے والے تو کہاں ہے؟

میں مسافر ہوں اکیلا اور سناں راستے
مجھ کو منزل تک ملیں گے کتنے ویراں راستے

اجتیاہ اتنی تو چاہیے محبت میں
فرق جس سے ہو پائے حیرت اور حسرت میں



لوٹ آؤ میرے پردیسی

تم تو کہتے تھے بہار آئی تو لوٹ آؤں گا
لوٹ آؤ مرے پردیسی بہار آئی ہے
لوٹ آؤ لوٹ آؤ

تیری یادوں نے مرے خوابوں کو مہکایا ہے
میرا ہر خواب ترا مہکا ہوا سایا ہے
ہر تمنا مری سسٹی ہوئی انگڑائی ہے
لوٹ آؤ لوٹ آؤ

آرزو اجڑی ہوئی مانگ کسی دلہن کی
حسن ہے سوکھی ہوئی بدلی کوئی ساون کی
زندگی درد میں ڈوبی ہوئی شہنائی ہے
لوٹ آؤ لوٹ آؤ

کبھی تنہائی میں جب تیرا خیال آتا ہے
آپ ہی آپ یہ دل میرا دھڑک جاتا ہے
آپ ہی آپ کبھی آنکھ بھی شرمائی ہے
لوٹ آؤ لوٹ آؤ

ہجر کے درد بھرے لمحے گزاروں کیسے
 روٹھنے والے بتا تجھ کو پکاروں کیسے
 تو نے کیوں مجھ سے نہ ملنے کی قسم کھائی ہے
 لوٹ آؤ لوٹ آؤ

جس جگہ دل میرا دھڑکا تھاتری قربت میں
 میں وہاں اشک بہاتی ہوں تری فرقت میں
 میری رسوائی ترے پیار کی رسوائی ہے
 لوٹ آؤ لوٹ آؤ



چندا توری چاندنی

چندا توری چاندنی میں جیا جلا جائے رے
برہا کی بیری ریناں بیتے ناہیں ہائے رے
چندا توری چاندنی میں

آدھی آدھی رات ڈھلے کوکے کوکلیا
دھیمے دھیمے بین کرے باوری پاعلیا
نیند بھری اکھیوں سے نیند اڑ جائے رے
چندا توری چاندنی میں

اک نرموہی میں نے من میں بسایا
لہروں پہ ریتوا کا محل بنایا
پریتوا کے پھول پت جھڑ میں لگائے رے
چندا توری چاندنی میں جیا جلا جائے رے
برہا کی بیری ریناں بیتے ناہیں ہائے رے



اب کوئی نہیں آئے گا

اب یہاں کوئی نہیں کوئی نہیں آئے گا
 اب یہاں کوئی نہیں کوئی نہیں آئے گا
 دل تنہا غم تنہائی میں ڈھل جائے گا
 اب یہاں کوئی نہیں کوئی نہیں آئے گا

یہ حسین چاند ہے یا دیدہ حیراں کوئی
 یہ مرا دل ہے کہ ہے محفل ویراں کوئی
 زندگی ہے کہ یہ ہے زلف پریشاں کوئی
 کون اس ابھی ہوئی زلف کو سلجھائے گا
 اب یہاں کوئی نہیں کوئی نہیں آئے گا

داستاں ختم مرے درد کی ہو جائے گی
 ساتھ ہی تیرے تری یاد بھی کھو جائے گی
 منتظر آنکھ بھی تھک ہار کے سو جائے گی
 رات کا آخری آنسو بھی چھلک جائے گا
 اب یہاں کوئی نہیں کوئی نہیں آئے گا



دل کے افسانے

دل کے افسانے نگاہوں کی زبان تک پہنچے
بات چل نکلی ہے اب دیکھیں کہاں تک پہنچے
دل کے افسانے

سوئے سوئے ہوئے جذبات نے انگڑائی لی
سہمے سہمے ہوئے نعمات نے انگڑائی لی
خود سے شرمائے ہوئے ان کے جہاں تک پہنچے
دل کے افسانے

جن کی آنکھوں نے کئی بار کئے ہم سے سوال
ان کی یادوں سے مہکنے لگے ویران خیال
لے کے دامن میں بہاریں وہ خزاں تک پہنچے
دل کے افسانے نگاہوں کی زبان تک پہنچے
بات چل نکلی ہے اب دیکھیں کہاں تک پہنچے



ایک دل تھا

ایک دل تھا ہزاروں غم پائے
سوچتے ہیں جہاں میں کیوں آئے ایک دل تھا

ہر گھڑی آرزو کا ماتم ہے
دکھ سے خالی کہاں کوئی دم ہے
ایک کے بعد دوسرا غم ہے
اس سے بہتر ہے موت آ جائے ایک دل تھا
ایک طرف مال و زر کی مختاری
اک طرف بھوک اور بیماری
دیکھ تقدیر کی ستم گاری
ہم تو جی کے بہت ہی پھپھکائے ایک دل تھا



آج کوئی آئے گا

آج کوئی آئے گا ہائے اللہ
 پاس مرے آئے نظریں ملائے دل میرا برمائے گا
 آج کوئی آئے گا
 مستی میں آئے کنگنا بجا کے بل کھاؤں گی لہراؤں گی
 چھونے نہ دوں گی سستی رہوں گی گھبراؤں گی شرماؤں گی
 ہنس ہنس کے جب وہ دیکھے گا مجھ کو آنچل سرک جائے گا
 آج کوئی آئے گا
 پلکیں جھکا کے مکھڑا چھپا کے لہراؤں گی تڑپاؤں گی
 آنکھی دکھا کے تیوری چڑھا کے خڑے یونہی دکھلاؤں گی
 رو کے گاراہیں پکڑے گا باہیں اتنا مچل جائے گا
 آج کوئی آئے گا



ایک البیلا سجن

ایک البیلا سجن تو نے گرفتار کیا
 آ مری زلف کی زنجیر تجھے پیار کرو
 آ مری زلف کی زنجیر
 تو نے شانوں پہ جو میرے ریشمی سائے بکھیرے
 اس پہ جادو سا وہ چھایا مجھ کو ہونٹوں سے لگایا
 تو نے برسائے جو تارے چن لیے اس نے وہ سارے
 میری قسمت کا اسے تو نے خریدار کیا
 آ مری زلف کی زنجیر

ڈال کر نینوں میں کاجل، باندھ کر پاؤں میں پائل
 جب رجھاؤں کی پیا کؤ مست پاؤں کی پیا کو
 میں بھی اتراتی پھروں گی، جھومتی گاتی پھروں گی
 دل چرانے کا مجھے تو نے گنہگار کیا
 آ مری زلف کی زنجیر

کٹ گئی راتیں اندھیری، اب تمنا ہے یہ میری
 سچ کرنوں کی سجا کئے ساتھ ساجن کو جگا کے
 رت جگا ایسے مناؤں عمر بھر سونے نہ پاؤں

تو نے لہرا کے مرے حسن کو بیدار کیا
آ مری زلف کی زنجیر



کوئی نہ سے ٹوٹے ہوئے

کوئی نہ سے ٹوٹے ہوئے دل کا فسانہ
 بے درد زمانہ
 اپنے مجھے ٹھکرا کے ہوئے آج پرانے
 چھائے میری تقدیر پہ دکھ درد کے سائے
 جاؤ کہاں ہائے نہیں کوئی ٹھکانہ
 بے درد زمانہ

بابل یہ ابھاگن تیرے پہلے کی کلی تھی
 ارمان لیے دل میں دلہن بن کے چلی تھی
 کیوں بن گئی چلتے ہوئے تیروں کا نشانہ
 بے درد زمانہ

رتا ہے لہو آنکھوں سے تاریک جہاں ہے
 اے موت تیری چین بھری نیند کہاں ہے
 متا نہیں اب کوئی جینے کا بہانہ
 بے درد زمانہ



یہ دل ہے میرا

یہ دل ہے میرا یہ دل ہے میرا
یہ دل والوں کی دنیا دنیا ہے دل والوں کی
دل ہے میرا دل ہے میرا
چوری چوری کی ملاقاتیں سہانیں راتیں
باتوں میں بھوگ ملی ماتیں سہانی راتیں
دل کے ہیں نخرے اور دل والے متوالے
دل ہے میرا دل ہے میرا
گھر آئی رے گھر آئی رے جوانی گھر آئی
نظر لہرائی بلم ہرجائی
پیاجی تجھے اد کرے تنہائی
دل کے ہیں دل میں ٹھکانے اودل والے مستانے
دل ہے میرا دل ہے میرا
پیار ملا ہے دل کو نشانی تیری میری ایک کہانی
کہے محبت کہے جوانی
دل جانے دل کے فسانے کوئی مانے یا نہ مانے
دل ہے تیرا دل ہے میرا



جم جم جامبو ہلی

جم جم جامبو ہلی گانی جم جامبو ہلی گانی
جامبو

تاروں کی چھاؤں تلے گھونگھٹ میں گوری ملے
کیا جادو کیا میرے ہانکے پیٹ ڈولے نازک جیا جادو کیا
تاروں کی چھاؤں تلے گھونگھٹ میں گوری ملے
ٹھنڈا ہوائیں جی نیندیں اڑائیں جی
نیندیں اڑائیں بیری نیندیں اڑائیں جی
بھگے بھگے موسم میں یادیں جلائیں کیا جادو کیا
تاروں کی چھاؤں تلے گھونگھٹ میں گوری ملے
دل کی دھڑکن کیا بولے کیا بولے دھڑکن کیا بولے
تو اپنے بالم اپنے ساجن کی ہولے
تیرے دل کی دھڑکن یہ بولے
چاند رات میں بلما میرے پیار کا گھونگھٹ کھولے
میرے دل کی دنیا ڈولے کیا جادو کیا
تاروں کی چھاؤں تلے گھونگھٹ میں گوری ملے



جورو کسے بناؤں

جورو کسے بناؤں کہو جی میں جورو کسے بناؤں
اچھی کون لگائی کہو جی میں دل میں کسے بساؤں
جورو کسے بناؤں

کاہے ڈھونڈن جاؤ رے رسیا میں تورے بلہار
حاضر تورے دوار کھڑی میں پتلی چھمک سی نار
جورو پتلی اچھی واہ واہ

تم جورو مجھے بناؤ پیا جی تم دل میں مجھے بساؤ
موٹی کو مورے بھولے راجہ شرم ذرا نہ آئے
اتنے سے تورے دل میں راجہ یہ اتنی کہ آئی
جورو چھوٹی اچھی واہ واہ

تم جورو مجھے بناؤ پیا جی تم دل میں مجھے بساؤ
جتنی چھوٹی اتنی کھوٹی کھٹیا میں کھو جائے
سیاں اندر باہر ڈھونڈیں بھور یونہی ہو جائے
جورو لمبی اچھی واہ واہ

تم جورو مجھے بناؤ پیا جی تم دل میں مجھے بساؤ



آئی ملن کی رات

آئی ملن کی رات بنی ہے بات
 دلہنیا من کی سچ سجاؤ
 بنو گی راجے کی رانی
 تیرے دل کا پھول کھلے گا
 ملنے والا آن ملے گا
 پور اہو گا تیرا چاؤ سکھی
 بنو گی راجے کی رانی
 کیسی بھولی رے البیلی
 چھوڑ چلی سکھیوں کو اکیلی
 ترسین ہم تم جاؤ ری سکھی
 بنو گی راجے کی رانی
 گھونگھو کی اوٹ سے جھانکے
 دل سے دل کے مل گئے ٹانگے
 کا ہے اب شرماؤ ری سکھی
 بنو گی راجے کی رانی



آج کوئی گھر آئے

آج کوئی گھر آئے گھر آئے گا گھر آئے گا
 دل کی دھڑکن میں ڈول رہا پیار
 پیار سے جب کرے گا کوئی پیار
 پیار مر یا شرمائے گا شرمائے گا
 گھر آئے گا آج کوئی گھر آئے گا
 دل کی دھڑکن
 بچپن کے ساتھ میرے بچپن کا پیار ہے
 آنکھوں کا نور میرے دل کا قرار ہے
 دل ہے بڑا بے قرار شرمائے گا
 گھر آئے گا آج کوئی گھر آئے گا
 دل کی دھڑکن
 منہ بند کلیوں کے کھنے کے دن ہیں
 وعدوں کی رم جھم میں ملنے کے دن ہیں
 دل ہے بڑا بے قرار شرمائے گا
 گھر آئے گا آج کوئی گھر آئے گا
 دل کی دھڑکن



بادلوں کی اوٹ سے

بادلوں کی اوٹ سے مسکرا کے دیکھ لے
سوئے ہوئے جہان پر چاندنی بکھیر دے

اے چاند آسماں کے میرے چاند سے کہنا
بس میں نہیں ہمارے اب تم سے دور رہنا
میرے چاند سے کہنا
شرما رہا ہے کوئی زلفوں کی بدلیوں میں
تو گیت بن رہا ہے کرنوں کی وادیوں میں
اے رات کے مسافر تھک کر نہ بیٹھ رہنا
میرے چاند سے کہنا
افت کے آسماں سے دل نے تمہیں پکارا
تم ساتھ ہو تو مجھ کو موجیں بھی ہیں کنارہ
اس پیار کے سفر میں میرے ہی ساتھ رہنا
میرے چاند سے کہنا



روئے جوانی روئے جوانی

جوانی	روئے	جوانی	روئے
دل	دل	دل	دل
کھانی	کی	سونی	بھی
انگڑائی	لی	نے	سے
تنہائی		کرے	
کھانی	سن	ذرا	والے
کھانی	لے	ہے	سے
کھانی	دل	سونی	دل
کھانی	کی		

گھیری	نے	بھنور	کے	غم
میری		اندھیری		دنیا
پانی	کا	چلا	ڈبونے	دل
کھانی	دل	ہے	سونی	دل
کھانی	کی			



اداس راتوں میں

اداس راتوں میں تیری یادیں
ستارے بن بن کے ٹوٹتے ہیں
کسی کی مجبور زندگی کے
سہارے بن بن کے ٹوٹتے ہیں
یہ حسرتیں یہ ہاری ہوئی محبت کی یادگاریں
ہمارے گزرے ہوئے دنوں کے اشارے بن بن کے ٹوٹتے ہیں
اداس راتوں میں

وہ آرزوئیں جو چاند تاروں میں آبشاروں میں جھومتی تھیں
وہ دل کی ویران وادیوں میں شرارے بن بن کے ٹوٹتے ہیں
اداس راتوں میں تیری یادیں
ستارے بن بن کے ٹوٹتے ہیں



ناہیں گھور گھورتک

ناہیں گھور گھورتک
 کرے دل دھک دھک
 پڑی جلمی نجر
 گئی چولی مسک
 بابو جی۔۔۔۔۔ جانی جی۔۔۔۔۔ بلو جی
 دل ہی تو ہے
 ناچے پوری پوری
 ہائے ہو گئی توری
 تو ہے جیتوں گی میں
 بابو جو را جوری
 بابو جی۔۔۔۔۔ جانی جی۔۔۔۔۔ بلو جی
 دل ہی تو ہے
 راتیں جو بن بھریں
 دن امنگوں بھرے
 بابو توری قسم
 دل یوں یوں کرے
 بابو جی۔۔۔۔۔ جانی جی۔۔۔۔۔ بلو جی
 دل ہی تو ہے



پہلی جھڑی ہے

پہلی جھڑی ہے برسات کی
 بھگ گئی رات ملاقات کی
 بھگی بھگی راتوں میں جل رہا جو بناں
 پل پل بول اٹھے پاؤں کی جھانجھناں
 ٹوٹ جائے نیند رات کی
 پہلی جھڑی ہے برسات کی
 دل مورا لے کے قدر نہیں جانی
 نئی مان بلم نے کی نئی مانی
 جالم جوانی کم جات کی
 پہلی جھڑی ہے برسات کی
 بھری بھری جھیلوں میں ابھرے کنول ہیں
 مڑمڑ کے تکتے ہیں لوگ پاگل ہیں
 حامی نہ بھروں بری بات کی
 پلی جھڑی ہے برسات کی



اک نئی زندگی

ایک نئی زندگی
اک نئی داستان
آرزوؤں نے لیس دل میں اگڑائیاں
اک نئی زندگی

لوٹ آئی خوشی مٹ گئے سارے غم
بہکے بہکے ہوئے پڑ رہے ہیں قدم
جھومتی ہے زمیں مت ہے آسماں
اک نئی زندگی

دور کے راستے پاس آنے لگے
منزلوں کے نشاں جگمگانے لگے
کٹ گئے فاصلے گئیں دوریاں
اک نئی زندگی

ہر طرف روپ ہے ہر طرف رنگ ہے
بس گنی ہے ہواؤں میں گیتوں کی لے
دلہنوں کی طرح جگ گئیں وادیاں

زندگی

نئی

اک

داستان

نئی

اک



دل لے کے دغا

دل لے کے دغا نہیں دینا
سوچ لینا
کہیں ہم پہ زمانہ ہنسے نا

میں ہوں تیری دل ہے تیرا
پہلا پہلا پیار ہے میرا
تیری قسم
اپنی قسم
تو ہے سنگھار میرا
ساتھ رہنا سدا ساتھ دینا

سوچ لینا
کہیں ہم پہ زمانہ ہنسے نا
شاخوں کی جھال میں
پونم کا چاند ہنسے
تیرے میرے
میرے تیرے
نہیوں میں دیپ جلے
پیارا اب میرے دل میں چھپے نا

سوچ لینا

کہیں ہم پہ زمانہ ہنسے نا

دو دلوں کی ناؤ چلی

پیار کے پتوار لگے

نیا تیری

نیا میری

مورے پیار لگے

دھیرے دھیرے ذرا دھیرے کھینا

سوچ لینا

کہیں ہم پہ زمانہ ہنسے نا



دل ٹوٹ گیا

دل ٹوٹ گیا
 سب کچھ مجھ کو دینے والا
 سب کچھ میرا لوٹ گیا
 دل ٹوٹ گیا
 آج آ کاش میں کھلے انگارے
 جلتا چاند سلگتے تارے
 غم کی آگ میں آس کا موتی
 آنسو بن کر پھوٹ گیا
 دل ٹوٹ گیا

سونا دل اندھیر جہاں ہے
 آنکھوں میں یادوں کا دھواں ہے
 بھاگ ہمارا کالج کا پنا
 ٹھیس لگی اور ٹوٹ گیا
 دل ٹوٹ گیا



میرے پیار کی پہلی

میرے پیار کی پہلی رات ہے
 مجھے پوچھو نہ کیا بات ہے
 اک بات ہے
 تاروں کے دیے جلاؤ
 کرنوں سے سجاؤ
 چندا کا جھومر لاؤ
 سنگھار کی پہلی رات ہے
 میرے پیار کی پہلی رات ہے
 دن رنگ رنگیلے آئے
 خوشیوں کی بہاریں لائے
 دل جھومے نظر لہرائے
 اقرار کی پہلی رات ہے
 میرے پیار کی پہلی رات ہے
 گھونگھٹ میں سمٹی جاؤں
 خود اپنے سے شرماؤں
 میں کیسے آنکھ ملاؤں
 میری ہار کی پہلی رات ہے
 میرے پیار کی پہلی رات ہے



بیری محبت دشمن زمانہ

بیری محبت دشمن زمانہ
 آئیں گے یہ دن یہ ہی نہ جانا
 غم کی کہانی
 جگ نے نہ جانی
 رور و جوانی
 کہتی ہے دل سے دل کا فسانہ
 بیری محبت دشمن زمانہ
 چھائے اندھیرے
 روٹھے سویرے
 یادوں کے ڈیرے
 سونے پڑے ہیں آ کے بسا
 بیری محبت دشمن زمانہ
 جی بھر کے ہنس لے
 نیلے گن سے
 مالک جہاں کے
 جائے نہ خالی تیرا نشانہ
 بیری محبت دشمن زمانہ



گوری گوری چاندنی میں

گوری گوری چاندنی میں گوری گوری چاندنی میں
 گوری گوری چاندنی میں سانولی سلونی آئی ہے رات سچ کے
 آئی ہے رات سچ کے
 گوری گوری چاندنی میں
 لوٹے قرار میرے جی کا پائل میری بچ کے
 گوری گوری چاندنی میں
 خواب سہانے لائی جوانی، بچپن کے سکھ بھولے ری سکھی
 بچپن کے سکھ بھولے
 دل ہی دل میں جھول رہی ہوں ارمانوں کے جھولے جھول ری سکھی
 ارمانوں کے جھولے
 لہرائے میرا ہریا آچل پل پل مجھ سے الجھ کے
 آئی ہے رات سچ دھج کے
 گوری گوری چاندنی میں
 دور کہیں پی پی کی دھن میں کوئی پیپیہا بولے پیپیہا بولے
 کوئی پیپیہا بولے!
 پیار بھری بولی سن سن میری غنی جوانی ڈولے نئی جوانی ڈولے
 پیار کی راہوں میں اولییلی چلنا سوچ سمجھ کے
 آئی ہے رات سچ دھج کے
 گوری گوری چاندنی میں

تیری نظر سے میری

تیری نظر سے میری نظر آج ملتے ہوئے شرمائے رے
 ہائے رے میرے نظر شرمائے رے
 بن ٹھن کے نکلی ہیں تاروں کی ٹولیاں
 ڈول رہیں دل میں امنگوں کی ڈولیاں
 ملنے کی رات میری پلکوں پہ چھائے ہائے لاج بھری نیندوں کے سائے رے
 ہائے رے میری نظر شرمائے رے
 آنکھوں کی آنکھوں میں چھڑ گئیں کہانیاں
 خوابوں کی رم جھم میں کھو گئیں جوانیاں
 ٹھنڈی ہوا کا چنچل جھکورا دیکھو مجھ سے لپٹا جائے رے
 ہائے رے میری نظر شرمائے رے
 دل کا قرار گیا تار ملے تار سے
 پیار میں نے جیت لیا دل اپنا ہار کے
 کوئی میری دھڑکن میں چھپ چھپ کے مجھ کو پیار بھری باتیں سنائے رے
 ہائے رے میری نظر شرمائے رے



زلفوں میں سہانی

زلفوں میں سہانی شام لیے آنکھوں میں چھلکتے جام لیے
 آحسن صدا کی دیتا ہے ہونٹوں پہ حسیں پیغام لیے
 رنگین بنائے تنہائی
 کہتی ہے یہی میری انگڑائی
 دیوانہ بنا دیوانہ بن کیوں ہوش سے تم نے کام لیے
 زلفوں میں سہانی شام لیے
 طوفان ہے جوش جوانی کا
 یہ کھیل ہے آگ اور پانی کا
 موجوں سے نہ ڈر شعلوں سے گزر آئی ہوں میں جلوے عام لیے
 زلفوں میں سہانی شام لیے
 دل والوں کے ارمان لے
 جب زلف کھلی ایمان لے
 جب ترچھی نظر کے تیر چلے
 مستوں نے کیلجے تھام لیے
 زلفوں میں سہانی شام لیے



دک دمام

دک دمام کدالا دک دمام

ہمبا، ہمبا

چھپ چھپ کے دنیا کی نظروں سے ہم

چوری چوری چوری چوری

چوری چوری پیار کریں پیارے صنم

دک دمام کدالا دک دمام

ہمبا، ہمبا

کھلی ہوئی چندا کی چاندنی ہے رات میں

چاندنی ہے رات میں

میں تو تیری ہو گئی رے

میں تو تیری ہو گئی تھی پہلی ملاقات میں

پہلی ملاقات میں

تو ہے میرا پھول پیا، میں تیری شبنم

شبنم

دک دما کدالا دک دمام

ہمبا، ہمبا

دل کو ذرا پہلو میں رکھنا سنبھال کے

رکھنا سنبھال کے

پھیلے ہوئے ادھر ادھر
 پھیلے ہوئے ادھر ادھر پھندے ہیں جال کے
 چلنا دیکھ بھال کے
 چلنا دیکھ بھال کے
 سنبھل سنبھل قدم قدم رکھنا قدم
 دمک دمک کدالہ دمک دمک
 ہمبا، ہمبا
 دمک دمک، ہمبا، ہمبا
 ایلا، بیلا، دم کامیلہ
 تو بھی اکیلی، میں بھی اکیلا
 گورو بڑا کہ چیل، بولو گورو کہ چیل
 چیل
 بچہ جمورے، میاں مداری
 تاک لگائے، کھڑا شکاری
 مرنے کی کرے تیاری
 بچنے کی کرے تیاری
 بھاگ یہاں سے، ہمبا، ہمبا!
 دمک دمک، ہمبا، ہمبا



عشق کے آرہے ہیں

عشق کے آرہے ہیں پسینے مجھے
حسن والے نہیں دیتے جینے مجھے

میرے دل کو لگا دے تالا، علی گڑھ والا
علی گڑھ والا رے
چل رانی خاں کا سال لگا لے تالا، علی گڑھ والا رے
چھ ماموں کے باغ تھے اور نانا کے سو گھوڑے
تیرے پیار میں چوری ہو گئے کپڑوں کے دو جوڑے
میرا نکل گیا دیوالہ لگا لے تالا
علی گڑھ والا رے

میرے دل کو لگا لے تالا
میں ہوں مالکونس کی مدھم تو اترا گندھار
میں گاتی ہوں راگ بھیرویں
نیل کمل مسکائے سن سن نیل کمل مسکائے
میں گاتی ہوں راگ بھیرویں تو گالے ملہار
(برسورے برسورے)

میں گاتی ہوں راگ بھیرویں تو گالے ملہار
سر رکھ کے چوتھا کالا لگا لے تالا

علی گڑھ والا رہے
میرے دل کو لگالے تالا
دلی کی دھوبن دیکھو، متھرا کا جو بن دیکھو
ڈھاکہ بنگالہ دیکھو، مار دیکھو

لاہور کا شالامار دیکھو، مار دیکھو
تیل دیکھو، تیل کی دھار دیکھو
صاحبان، قدردان، بھائی جان

تیرے پیار کے پیاسے کو نہ پانی ملانہ ریت
اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئی لالو کھیت
تو پنڈی ہے تو میں چکالہ لگالے تالا
علی گڑھ والا رہے

میرے دل کو لگالے تالا
وئی قربان، پستہ بادام وئی
عاشق ناکام وئی
پلے نہ دام وئی
اللہ کا نام وئی
خوچہ بلبل غل غل مت کر کہ ہمارا گل سوتی ہے
او ظالم کا بچہ
تم تو پھر سے اڑ جائے گا، خو ہمارا نوکری جاتا ہے بھی

میری آنکھوں سے بہے پر نالہ لگا لے تالا

علی گڑھ والا رہے

تیرے نام میں ہے کچھ کالا لگا لے تالا، علی گڑھ والا رہے

میرا نام بھائی چھیلا پٹیا لے والا لگا لے تالا، علی گڑھ والا رہے

اور میرا نام ہے جاگنی بائی الہ آباد



پائل بولے کا جل

پائل بولے کا جل ڈولے، جھومر کھائے ہچکولے
میری سندر بیچ اکیلی سہیلی

تارا تارا ہو کر ڈوبی رات سہاگ ملن کی
آس ادھوری ہوئی نہ پوری من میں رہی من کی رے
یاد پرائی من میں سہائی، وہ نکلا ہر جائی رے
میں تو دوں گی رام دھائی رے

میری سندر بیچ اکیلی سہیلی
راجہ کے اونچے محلوں میں، کون سنے جو گن کی رے
پائل بولے کا جل ڈولے



ٹوٹ گئے ہیں سہارے

ٹوٹ گئے ہیں سہارے دل رو رو پکارے
سوئے نصیب ہمارے دل رو رو پکارے

جگ مگ چمکے رات کی بندیا
روٹھ گئی نینوں سے نندیاں
آنسو ہیں انگارے دل رو رو پکارے
غم کے سہارے جی لیں گے ہم
بتے آنسو پی لیں گے ہم
اپنی زبانی کو سی لیں گے ہم
دل دے کے ہم ہارے دل رو رو پکارے
پتھر دل بے درد جہاں ہے
پیار بھی کرنا جرم یہاں ہے
بول تیرا انصاف کہاں ہے
کت جائیں دکھیارے دل رو رو پکارے



مان بھی جاؤ جانے

مان بھی جاؤ جانے بھی دو
 او بلم دنیا کے غم ہوں گے نہ کم
 یہ جوانی میری رت ہے بہار کی
 رات کی آنکھوں میں کہانی ہے پیار کی
 تار سے تار ملا لئے ساز کار راز چرا لے
 ہار کو جیت بنا لے
 بلم! او

زلفوں کی مہکی مہکی مست گھٹائیں ہیں
 ایک ہے تو یہاں لاکھوں ادائیں ہیں
 توبہ کو توڑ دے نادانی چھوڑ دے
 دل ٹوٹے جوڑ دے
 بلم! میرے

بے خود جہان ہے دل بھی جوان ہے
 تو میری جان ہے
 قسم تیری



جانا ہو جانا ہو

جانا ہو جانا ہو
 چلی چلی جانا، پھر نہیں آنا
 پھولوں کی لاج کھلی، بابل کی چھوڑ گلی، ساجن کے دیس چلی
 گھونگھٹ میں شرمیلے نیٹاں چھپا کے
 آنے والی خوشیوں کی دنیا بسا کے
 ان دیکھے سپنوں سے شرمائے سانولی
 ساجن کے دیس چلی
 ڈولی کے سنگ سنگ ڈول رہی وہڑکن
 انجانے دامن سے باندھ لیا دامن
 سکھیوں کو چھوڑ چلی، سکھیوں کی لاڈلی
 ساجن کے دیس چلی
 رنگ بھرے جو بن کی پٹی امنگ رے
 بول رہے نمین پیا، ڈول رہا انگ رے
 دل کا قرار گیا، میں تو ہوئی باؤلی
 ساجن کے دیس چلی



نیا ہے زمانہ

نیا ہے زمانہ پیار پرانا اب نہ چلے گا
 سچی اب نہ چلے گا
 ہوگا ہمارا جو بھی دیوانہ ہاتھ ملے گا
 سچی ہاتھ ملے گا
 اب نہ چلے گا پیار پرانا
 موت ہوا ہے چلو لہر کے
 اجی بل کھا کے
 قدم قدم پر فتنے جگا کے
 فتنے جگا کے
 حسن کی لو پر ہر پروانہ آ کے چلے گا
 سچی آ کے چلے گا
 ہوگا ہمارا جو بھی دیوانہ ہاتھ ملے گا
 سچی ہاتھ ملے گا
 اب نہ چلے گا پیار پرانا
 کوئی نہیں اپنا کسی کے نہیں ہم جی
 کوئی نہیں غم جی
 سچی بات کہیں جھوٹے ہوتے ہیں صنم جی
 جھوٹے ہیں صنم جی
 آنکھ ملا کے آنکھ چرانا اب نہ چلے گا

سچی اب نہ چلے گا
ہوگا ہمارا جو بھی دیوانہ ہاتھ ملے گا
سچی ہاتھ ملے گا
اب نہ چلے گا پیار پرانا



نینوں میں کون آیا

نینوں میں کون آیا دل کا قرار بن کے
 رنگیں بہار بن کے نینوں میں کون آیا
 باتوں باتوں میں تم سے ہو گیا پیار جی
 تم گئے جیت پیا میں گئی ہار جی
 دل کا جہان جھوٹے جھوٹے تیار پیار بن کے
 رنگیں بہار بن کے نینوں میں کون آیا
 کیا کیا ہے جادو دل پہ رہا نہ قابو
 شوخ جوانی میری ڈول گئی البیلے بابو
 دل کو نہ توڑ دینا دیکھو دلدار بن کے
 رنگیں بہار بن کے نینوں میں کون آیا
 آنکھیں ملائی ہیں تو نظریں چرانا نا
 دل کی گلی میں آ کے اب کہیں جانا نا
 پلکوں میں رہنا پیا کچلے کی دھار بن کے
 رنگیں بہار بن کے نینوں میں کون آیا
 نینوں میں کون آیا دل کا قرار بن کے
 رنگیں بہار بن کے نینوں میں کون آیا



نیا نیا دل ہے دیا

نیا نیا دل ہے دیا

نیا نیا درو لیا

وفا کرو نہ کرو میں نے تمہیں پیار کیا

نیا نیا دل ہے دیا

میرے ہونٹوں پہ جو پیار کے گیت ہیں

تیری خاموش نظروں سے میں نے سنا

دو دلوں کے دھڑکتے ہوئے قافلے

اک انجانی منزل کی جانب چلے

جی نیا نیا دل ہے دیا

میرے دل نے یہ چپکے سے مجھ سے کہا

میں جسے ڈھونڈتا تھا مجھے مل گیا

زندگی کوئی کی زندگی مل گئی

پیار مجھ کو ملا اور مراد مل گیا

کہ نیا نیا دل ہے دیا



تیری چال قیامت بلے

تیری چال قیامت بلے
 مٹ ٹھک ٹھک کر چلے۔۔۔۔۔ رواں دیئے پھیلے
 کہ دل والے مرجائیں گے
 تیری زلف میں دل میرا اٹکا
 لگا پیار میں ایسا جھٹکا۔۔۔۔۔ ہوا نہ کھٹکا
 کہو گے جو بھی کر جائیں گے
 کہ دل والے مرجائیں گے
 میری پیاسی نظر جب بھڑکے
 تیری لٹ سے لپٹ کر جھوٹے
 میرا دل تو تیرے ہی لیے دھڑکے
 تو ادھر ادھر کیوں گھومے
 تیرے پیار نے کیا سودائی
 ہم عاشق تم ہر جانی گواہ ہے خدائی
 او جان سے گزر جائیں گے
 کہ دل والے مرجائیں گے
 تو دل ہے میں دھڑکن تیری
 تیرے ساتھ زندگی میری
 ہر دل پہ ہیں نظریں تیری

کہ دل والے مر جائیں گے



پل پل بدلے رنگ

پل پل بدلے رنگ او بابو تو بھی بدلتا جا
 بدلتی دنیا کے سنگ سنگ
 سوئے وے چیرے والیا وے اے اے اے
 تیرے چیرے دی پئی اے پکار!
 اڑیا وے تیرے چیرے دی پئی اے پکار!
 موہ لئی توں میری الٹھ جوانی میں تے بھل گئی آں ہار سنگھار
 اڑیا وے میں تے بھل گئی آں ہار سنگھار
 سوئے وے چیرے والی وے اے اے اے
 پل پل بدلے رنگ او بابو تو بھی بدلتا جا
 بدلتی دنیا کے سنگ سنگ
 وائی لو شے -----
 زاد لیوانے شے پنگیچا در کڑی دینا
 بنگلی دے نیکرے جاناں
 بنگلی بڑی ای ماہمب بڑا کی بونگلی دے نیکرے جاناں
 مائے دا بنگ کنڈوی مت کڑی دینا
 بنگلی دے نیکرے جاناں
 وائی لو شے
 پل پل بدلے رنگ او بابو تو بھی بدلتا جا

بدلتی دنیا کے سنگ سنگ
 نا بچھ گھومالے پر پورا جوانی اٹکھو
 راجوئی ایا کھونو باقی
 پل پل بدلے رنگ او بابو تو بھی بدلتا جا
 ہیر آ کھیا۔۔۔۔۔ سائی نورمور لیڈیز
 سائی نورمور لیڈیز
 سائی نورمور نی۔۔۔۔۔
 من ورڈ سیورز ایور
 ون فٹ اون دی سی اینڈ ادھر اون دی شور
 ٹو ون تھنگ کونسٹیٹ نیورنی۔۔۔۔۔ دھن سائی ناٹ سو
 بٹ لٹ دھم گو۔۔۔۔۔ سائی نورمور لیڈیز
 سائی نورمور لیڈیز
 پل پل بدلے رنگ او بابو تو بھی بدلتا جا
 بدلتی دنیا کے سنگ سنگ
 آ، آ، آ، ہنڈ ایا تہنجی واٹ نہار یاں
 او او او او تہنجی واٹ نہار یاں۔۔۔۔۔
 آ مل مولا جے واسطے، مشکل کشا جے واسطے
 ویوں آ یاں واٹ نہاراں، مل مولا جے واسطے
 پل پل بدلے رنگ او بابو تو بھی بدلتا جا
 بدلتی دنیا کے سنگ سنگ
 آ، آ، آ، آ

دیا بجھاوڑے جھٹ پٹ، جھٹ پٹ، دیا بجھاوڑ

دیا بجھاوڑے جھٹ پٹ، جھٹ پٹ

سن ری شریفن، سن ری

بی بی، بی بی، بی بی، سن ری شریفن سی ری

میرے گھر میں دیکھ اجالا، آ نہ جائے کرائے والا

دیا بجھاوڑ، پیسے بچاؤ



ترچھی نظروں سے نہ

ترچھی نظروں سے نہ دکھو تم کسی دلگیر کو
کیسے تیرا انداز ہو سیدھا تو کر لو تیر کو

صنم بھولے پن میں الجھ گئے ہم
وفاؤں کے بدلے نہ کرنا ستم
صنم بھولے پن میں الجھ گئے ہم
چھڑا کس طرح دو دلوں کا افسانہ
کسی نے نہ سمجھا کسی نہ جانا
نگاہوں نے چپکے سے کھا لی قسم
صنم بھولے پن میں الجھ گئے ہم
عجب ہیں یہ ظالم محبت کی رسمیں
نہ تم اپنے بس میں نہ دل اپنے بس میں
ذرا دیکھ کر یہاں رکھنا قدم
صنم بھولے پن میں الجھ گئے ہم



تو میرے دل کی سن

تو میرے دل کی سن صدا نکا نکا
نظر نظر سے مل گئی ہے دے دل ملا
نکا نکا

میرے ساتھ پیار کی رات ہو گئی جوان
ایسے میں تو چھیڑ دے اپنے دل کی داستان
کہ وقت ہے گزر رہا ہے نکا نکا
دھڑکنوں کی محلیں ہیں تیرے انتظار میں
بے قرار دل نہیں ہے میرے اختیار میں
یہی ہے بس میری خطا نکا نکا
لبوں پہ تیرے پیار کا دھما دھما راگ ہے
سینے میں سلگ رہی ہلکی ہلکی آگ ہے
ہے کھیل آگ راگ کا نکا نکا
نظر نظر سے مل گئی ہے دل سے دل ملا
نکا نکا



تقدیر کے ظالم ہاتھوں

تقدیر کے ظالم ہاتھوں میں انسان ہے ایک کھلونا
انسان ہے ایک کھلونا

چار دنوں کی اس دنیا میں جھوٹی ہیں رنگ رلیاں
سونے کر کے محل دو محلے چھوڑ کے بستی گلیاں
آخر مائی کے پتے مائی میں ہے اک دن سونا
انسان ہے ایک کھلونا

جو پل جائے پھر نہ مائے دنیا ایک سرائے
لہروں کے رستے میں تو نے ریت کے محل بنائے
اپنے کئے پر تجھ کو لگے! آپ پڑے گا رونا
انسان ہے ایک کھلونا



خواجا میرے کا ہے

خواجا میرے کا ہے خالی مکان
کرایہ بڑا لے گا پشاور پیٹھان

خونی لالے کی جان
خواجا میرے دل کا ہے خالی مکان
جو تجھ پر بچپن سے مردہ ای
ولے ذکر نہ کردہ ای
معلم معلم قصہ خوانی میں تیرا دکان تھا
کھلاتا چلی کباب اور نان تھا
تم چلغوزہ تھا اور ہم بادام تھا
بلبل کا بچہ تھا، عقل کا کچا تھا
اور ہم پورا نوجوان تھا تجھ پہ قربان تھا
وئی قربان
گلے سے یہ زلفیں باندھے قطاردی وئی
باندھے قطاردی وئی
این ڈیلیو آردی
پیدل سواری موٹر کار دی
اور ڈارنگ بات کرو پیار دی

نا بابا تا تیرے دل میں چھپا ہے شیطان
 خوئیں لا لے دی جان
 خواجا میرے دل کا ہے خالی مکان
 خوکہنا میرا مان لے فی الفور تجھے میں لے چلوں لاہور
 تیرے دل میں ہے کچھ اور میں پہلے اس پہ کر لوں غور
 خوتو کرتا رہنا غور ہن چل چلے لاہور
 تا نگا ہے خالی بھی چلو نکسالی بھی
 اب پہنچ گئے لاہور فلم میں کام کریں گے، فلم میں کام کریں گے
 محبت عام کریں گے، فلم میں کام کریں گے
 کھائیں گے مکھن توش
 تم بن جانا صبیح خانم میں بنو سن توش
 یہ منہ اور دال مسور کی
 ذرا صورت تو دیکھو حضور کی
 صورت دیکھ ذرا شیشے میں جیسے ہو
 خرگوش
 بھوکے نے بھوکے کو چاہا دونوں ہوئے بے ہوش
 جمنے کے تیر



کملی والے پیا

کملی والے پیا

کملی والے پیا

ہے خدا کے سوا بس تیرا سرا

کملی والے پیا

کوئی خطرہ نہیں ہے مجھے جان کا

امتحان آج ہے میرا ایمان تیرے قرآن کا

اپنے قرآن کو دشمنوں سے بچا

کملی والے پیا

واسطہ دے رہی ہے ہوں خدا کا تجھے

اپنی رحمت کے دامن میں لے لے مجھے شاہ لے لے مجھے

عرش سے فرش تک نور پھیلا تیرا

کملی والے پیا

بے کسوں بے بسوں کا سہارا ہے تو

یا بنی آج رکھ لے میری آبرؤ ناگ کے رو برو

پتھروں کی زبان پر ہو صلی علی، صلی علی، صلی علی

کملی والے پیا

کملی والے پیا



لے ہو گئے تیرے

لے ہو گئے تیرے ہم ترا لئی لئی لم
ترا لئی ترا لئی ترا لئی لئی لم

رہتا ہے نشہ سا بن پئے
ہم بہک گئے ہیں تیرے لیے
الچھے الچھے پڑتے ہیں قدم
لے ہو گئے تیرے ہم ترا لئی لئی لم

دل دینے میں کتنا ہے مزا
تو بھی دل دے کے دیکھو ذرا
دل والے تجھے اس دل کی قسم
لے ہو گئے تیرے ہم ترا لئی لئی لم



آئے کوئی کارواں

آئے کوئی کارواں جائے کوئی کارواں
بس یہی ہے دل میرے زندگی کی داستاں
آئے کوئی کارواں جائے کوئی کارواں

دل ہٹا تو ہنس دیئے رویا دل تو رو لیے
چلتے چلتے رک گئے رکتے رکتے چل دیئے
یہ بھی اب خبر نہیں جا رہے ہیں ہم کہاں
بس یہی ہے دل میرے زندگی کی داستاں
آئے کوئی کارواں جائے کوئی کارواں

جھوم کے او دیوانے الفت کے چھیڑ ترانے
جلتی ہے ساتھ شمع بھی جلتے ہیں جب پروانے
آشیاں کی گوہ میں سو رہی ہی بجلیاں
بس یہی ہے دل میرے زندگی کی داستاں
آئے کوئی کارواں جائے کوئی کارواں



بچھڑ گئے ہیں ان

بچھڑ گئے ہیں ان ہاتھوں سے مل کر میرے ہاتھ
 رہی نہ میرے بس کی بات
 دیکھ سکی نا میری دنیا
 پیار کی آنکھ مچولی
 دور ہے پر آ کر لٹ گئی
 ارمانوں کی ڈولی
 آنکھوں سے روتی ہوئی نکلی اشکوں کی بارات
 رہی نہ میرے بس کی بات
 پیار کی راہ میں آن پڑی ہے یہ کیسی دیوار
 دل میرا اس پر تڑپتا میں تڑپوں اس پار
 تم بھی غم کے گھوڑا ندھیرؤ چھوڑ نہ دینا ساتھ
 رہی نہ میرے بس کی بات



سنو سنو سا نوری یا

سنو سنو سا نوری یا
 سنو سنو سا نوری یا
 چھن چھن چھن کی سریلی دھن
 سن میں ہوئی با نوری یا
 سنو سنو سا نوری یا
 جل بھرنے نکلی تھی گھر سے
 پگھٹ سے بھر لائی نیناں
 گیت بھرے ہونٹوں میں بس گئے
 پریت کے میٹھے میٹھے نیناں
 سنو سنو سا نوری یا

ایسی ابھی من کی پہیلی
 ہار گئی سلجھا سلجھا کے
 من مندر میں کیا اجالا
 دو نینوں کے دیپ جلا کے
 سنو سنو سا نوری یا



نشہ ہے ہلکا ہلکا

نشہ ہے ہلکا ہلکا
 نشے میں آنچل ڈھلکا
 آسماں کو تھامے
 دیکھ میری انگڑائی
 یہ محفل کی محفل ہے
 تنہائی کی تنہائی ----- یہاں ہر جام چھلکا
 بھول جا اس دنیا کی
 الٹی سیدھی رسمیں
 کل بھی اسی کا ہوگا
 آج ہے جس کے بس میں ----- ہو غم کیوں آج کل کا
 لوٹ کے پھر نہ آئیں
 یہ رنگیں زمانے
 افسانہ بن جائیں گے
 یہ ساقی یہ پیانے ----- ہر اک شے ہے دھندلا
 نشہ ہے ہلکا ہلکا



ناگ راج آؤ

ناگ راج آؤ ناگ راج آؤ
 آؤ ناگ مہاراج آؤ ناگ مہاراج
 ناگ راج آؤ
 ناگ راج آؤ
 کب سے کھڑے ہیں تیرے دوارے
 پلک پلک میں درشن کے ارمان چھپائے
 آس لگائے نین بجھائے
 ان نینوں کی پیاس بجھاؤ
 ناگ راج آؤ
 ناگ راج آؤ
 کر کے سنگار آئی چند اسی نار
 کھولو مندر کے دوار کھولو مندر کے دوار
 مندر کے دوار کھلے مندر کے دوار
 جھنک اٹھی جھن جھن
 جھن جھن جھن جھن جھن
 جھنک اٹھی جھن جھن پائل جھنکار
 مندر کے دوار کھلے مندر کے دوار



پیار کی رات کبھی

پیار کی رات کبھی ختم نہ ہونے پائے
 یہ ملاقات کبھی ختم نہ ہونے پائے
 نظریں نظروں میں یونہی کھوئی رہیں
 کرنیں تاروں کی یونہی سوئی رہیں
 چاند سے بات کبھی ختم نہ ہونے پائے
 پیار کی رات کبھی
 شبنمی رات کی زلفوں کے تلے
 ہم نے چھیڑے ہیں وفا کے نغے
 ایسی برسات کبھی ختم نہ ہونے پائے
 پیار کی رات کبھی
 یہ تیرا ساتھ نہ ہو خواب کہیں
 تم جہاں ہو میری منزل ہے وہیں
 یہ حسیں ساتھ کبھی ختم نہ ہونے پائے
 پیار کی رات کبھی



ان کو آتا ہے

ان کو آتا ہے پیار پہ غصہ
 اور ہم کو غصے پہ پیار آتا ہے
 اس بے رخی کے قربان یہ بھی تو اک ادا ہے
 بس اک اسی ادا پر یہ اپنا دل فدا ہے
 ساون کی یہ گھٹا ہے یا زلف ہے کسی کی
 غصے میں بھی وہ ظالم ہے جان دل کشی کی
 ہم جس پہ مر مٹے ہیں لو ہم سے وہ خفا ہے
 بس اک اسی ادا پر
 ہم پیار کرنے والے اچی لوگ ہیں دیوانے
 جانے وہ یا نہ جانے مانے وہ یا نہ مانے
 ہم تو وفا کریں گے مانا وہ بے وفا ہے
 بس اک اسی ادا پر
 جو ہم کو دیکھتا ہے نفرت بھری نظر سے
 دیکھنے کبھی گزر کے اس دل کی راہ گزر سے
 اس دلربا صنم کو پتھر کا دل ملا ہے
 بس اک اسی ادا پر



بلو جی گورے

بلو جی گورے ہاتھوں میں پہ رنگیلی مہندی اور لوگ کہیں آگے چلے
آگ چلے اوچن کھناں وے دل کا خیال رکھنا
جی چن کھناں

بلو جی گورے گالوں کو بندے چو میں اور زلفوں کی چھاؤں تلے
چھاؤں تلے اوچن کھناں وے دل کا خیال رکھنا
جی چن کھناں

بلو جی میرا سجن کبوتر جیا او ملے نت شام ڈھلے
شام ڈھلے اوچن کھناں وے دل کا خیال رکھنا
جی چن کھناں

بلو جی تجھے دیکھ مور شرما میں
تو جب بل کھا کے چلے
کھا کے چلے اوچن کھناں
وے دل کا خیال رکھنا
جی چن کھناں

بلو جی مجھے رکھ لے تویت بنا کے
میں لگی رہوں تیرے گلے
تیرے گلے اوچن کھناں
وے دل کا خیال رکھنا

جی چن کھناں

بلو جی بھر پور جوانی تیری

اولٹ گئے بھلے بھلے

بھلے بھلے اوچن کھناں

وے دل کا خیال رکھنا

جی چن کھناں



لو ہو گیا اپن

لو ہو گیا اپن کا شادی خانہ آبادی

ہوئیں گاڈے اور نائٹ میٹنگ کا آزادی کا لاشہزادی
 بم بم بم بیوٹی فل ون ون ون ونڈر فل بیوٹی فل
 قسمت کا اپنا اگر کم کا لڑ گیا بگڑم
 یاد کردہ وہ ڈپو جب انڈوں پر تھا بگرم
 پگڑی دے کر دل پگڑا پنا تھا استادی کا لاشہزادی
 بم بم بم بیوٹی فل ون ون ون ونڈر فل بیوٹی فل

اے ٹوپی والا اے سوٹی والا اے دھوتی والا
 اے رکشا والا بابو کیا کریں گا مرین گا
 یہ رولز رائس کا بیٹی جب ٹھک ٹھک چلے
 پنجابی بابو بولے بلے نی بلے تیریاں نہیں ریاں
 ایسا مت بولو ہم ہیں بڑا افسادی کا لاشہزادی
 بم بم بم بیوٹی فل ون ون ون ونڈر فل بیوٹی فل
 چھوڑا اپنا کچن تو ہے پی کے کچن آج آنا پڑا
 چھوڑا اپنا ٹفن تو ہے پی کا ٹفن آج کھانا پڑا
 اور گوڈا اؤخدا! ارتھینک یو! تھینک یو! تھینک یو!

◆◆◆

آگے مائیاں آنگے

آگے مائیاں آنگے ننھا چچی مانگے
نخرے دیکھو ننھے کے منے سے میرے بنے کے
آنگے مائیاں آنگے

ننند کی پر یو آؤ جی
خواب سہانے لاؤ جی
ننھے کو بہلاؤ جی
میٹھی لوری گاؤ جی
آنگے مائیاں آنگے

گولے بچے روتے ہیں
پے بچے سوتے ہیں
پے بابو بنتے ہیں
گولے گندے ہوتے ہیں
آنگے مائیاں آنگے

ہوگا جب میرا لال جواں
کہے گا تھام کے میری بانہد

میں بھی دفتر جاؤں گا
تنخواہ لے کر آؤں گا
ابھی تو کرتا ہے غوں غوں
کل مجھے کہے گا امی جاں
آنکے مائیاں آنکے



دولت کے گن گانے

دولت کے گن گانے والو
دل جو نہیں تو کچھ بھی نہیں
پیارے سے دکھتے دل اپنا لو
دل جو نہیں تو کچھ بھی نہیں
ہا'ہا'ہا

دولت کیا ہے موج ہوا کی
درد ہے دل کا جاں وفا کی
ہنس ہنس کے تڑپانے والو
دل جو نہیں تو کچھ بھی نہیں
دل کی قیمت دل ہے پیارے
دل سے ہیں دنیا کے نظارے
بات مری مانو یا نا لو
دل جو نہیں تو کچھ بھی نہیں
ہا'ہا'ہا

سب سے جدا ہیں اپنی راہیں
اپنی دولت آنسو آہیں

اس دولت کو دل سے لگا لو
دل جو نہیں تو کچھ بھی نہیں
دولت کے -----
ہا'ہا'ہا



میرے نغمے تو کیا

میرے نغمے تو کیا، تو مجھ سے میرا سا زبھی لے لے
 میں خود زخمی ہوں اب اور دل کو میں تڑپا نہیں سکتا
 تو نے مجھ سے جو کیا اچھا کیا، تو نے مجھ سے جو کیا اچھا کیا
 پیار کر کے پیار کو دھوکا دیا، اچھا کیا
 تو نے مجھ سے جو کیا اچھا کیا

زندگی میں اور بھی غم ہیں تیرے غم کے سوا
 کچھ مجھے تجھ سے شکایت ہے نہ کچھ تجھ سے گلہ
 بے وفائی کو تیری دنیا میں کہتے ہیں وفا
 تو نے مجھ سے جو کیا اچھا کیا
 پیار کر کے پیار کو دھوکا دیا، اچھا کیا

مجھ سے پہلے بھی بچھے ہیں پیار کے لاکھوں دیئے
 تجھ سے پہلے بھی حسینوں نے ستم اکثر کئے
 مجھ سے مل کر تیری نظریں جھک رہی ہیں کس لیے
 تو نے مجھ سے جو کیا اچھا کیا
 پیار کر کے پیار کو دھوکا دیا، اچھا کیا

اس جہاں میں دوستو دل کی حقیقت کچھ نہیں
موتیوں کے سامنے اشکوں کی قیمت کچھ نہیں
ہے محبت کی قسم سچی محبت کچھ نہیں
سچی محبت کچھ نہیں، سچی محبت کچھ نہیں



کیسا ہے جہاں ملتے

کیسا ہے جہاں ملتے ہیں یہاں خوشیوں کے بدلے غم
 پھولوں کی ہنسی پہ روتی ہے ہر رات یہاں شبِ بنم
 جہاں کیسا ہے
 بے درد زمانے کے ہاتھوں مجبور وفا بدنام ہوئی
 دن ڈوب گیا، امیدوں کا، الفت کے جہاں میں شام ہوئی
 جائے گی نہ دل کے چمن سے خزاں آئیں گے کئی موسم
 پھولوں کی ہنسی پہ روتی ہے ہر رات یہاں شبِ بنم
 جہاں کیسا ہے
 اک پھول کھلا تھا مرجھایا، اک تارا چمکا ٹوٹ گیا
 اے دنیا تیرے کیا ہاتھ آیا میرا ساتھی مجھ سے روٹھ گیا
 احسا جو تو نے ہم پہ کیا، وہ یاد کریں گے ہم
 پھولوں کی ہنسی پہ روتی ہے ہر رات یہاں شبِ بنم
 جہاں کیسا ہے



وی وی وی اولو

وی وی وی الو شے وی وی وی

لائی کا کابل کے بیٹھے انار مزیدار لے لو آنے کے چار
اور دیکھو آئی ہے ان پر بہار مزیدار لے لو آنے کے چار

میرے ناروں کی سن لو کہانی رنگیں ہے ان سے میری جوانی

ہے ان کی لالی نشے کی پیالی اترے نہ پی کر خمار مزیدار

لے لو آنے کے چار اولو شے وی وی وی

لہراتے سانپوں کے پہرے بٹھا کر لائی ہوں سینے سے ان کو لگا کر

ایسے میں میرا کوئی لٹیرا لوٹے نہ دل کا قرار

مزیدار لے لو

لے لو چمن کی جوانی کے موتی

لے لو بہاروں کی رانی کے موتی

پیسہ نکالو چکا لو دوں گی نہ ہرگز ادھار مزیدار

لے لو آنے کے چار اولو شے وی وی وی



بہکی بہکی ہوا

بہکی بہکی ہوا، جاری جا، جاری جا
چومتی ہے تو کیوں آج آ نچل میرا
بہکی بہکی ہوا، جاری جا، جاری جا
بہکی بہکی ہوا آ آ

زندگی کے چمن میں بہا آ گئی
چاندنی کر کے سولہ سنگھار آ گئی
تارے ہنسنے لگے چاند شرما گیا
بہکی بہکی

میرے بے تاب دل کو قرار آ گیا
لے کے دامن میں بچپن کا پیار آ گیا
مل گیا مجھ کو اپنی وفا کا صلہ
بہکی بہکی

گیت خوشیوں کے گائے جوانی میری
داستاں بن گئی ہے نشانی میری
ہرکلی کے ہے لب پہ فسانہ میرا
بہکی بہکی ہوا



آیا منگول، اسپ گول

آیا منگول، اسپ گول۔ کچھ نہ پھول، سب کچھ گول
آیا منگول، کچھ نہ پھول، سب کچھ گول
آیا منگول

چنگ چو چک چنگ چینا، اوجادو گرتو نے میرا دل چھینا
ہینگری ہینگری کوکو ہینگری

پردے پردے میں ہوتی ہیں لاکھوں باتیں

ہوجی پردے پردے میں ہوتی ہیں ملاقاتیں

یار کو یار ملے گا، دل کو دلدار ملے گا

مجنوں کو لیلیٰ کا پیار ملے گا، پیار ملے گا

کھانسی کو بخار ملے گا، چٹنی کو اچار ملے گا

ہفتے کو اتوار ملے گا، چوکور تھانیدار ملے گا، بستر کو لوگول

آیا منگول

دل میں ہے گڑبڑ، پیار نرم ہے

باسی ہے کلچہ، چائے گرم ہے

پی لوتو آئے گا پسینہ، اوجادو گرتو نے میرا چھینا

ہینگری ہینگری کوکو ہینگری

جادو کا کام ہے اللہ کا نام ہے

چھوٹوں کو دعا اور بڑوں کو سلام ہے

جادو گر میں چین کا نام میرا گلغام
 آنکھ والے کو اندھا کرنا بائیں ہاتھ کا کام
 کہو کیا جھوٹ بات ہے، نہیں
 تو پھر بچے پیار کی بین ایک دو تین
 گردا گناکتا، چل جادو کی آری، چابی لگے کھلے الماری
 طوطا توپ چلائے بھاری
 ٹھاٹھاٹھاٹھاٹھا



دن بھی ہے رات

دن بھی ہے رات کے بعد اے دل
 سوچ میں کس لیے تو پڑا ہے
 موت کے سنگدل تاجروں سے
 زندگی دینے والا بڑا ہے!
 دن بھی ہے

ظلم کی رات ہے غم کو طوفان ہے
 دو گھڑی کا یہاں کوئی مہمان ہے
 پھر بھی اللہ اس کا نگہبان ہے
 ظالموں سے جو ہر دم لڑا ہے
 دن بھی ہے

آگنی زندگی موت کے روبرو
 آج بننے کو ہے بیکسوں کا لہو
 ہو سکے گا نہ لیکن وہ بے آبرو
 جس پر رحمت کا سایہ پڑا ہے
 موت کے سنگدل تاجروں سے
 زندگی دینے والا بڑا ہے
 دن بھی ہے

مانگتا ہے دعا جب خدا سے بشر

اس کی آہوں سے ملتے ہیں دیوار و دور
قاتلوں کو نہیں ہے مگر کچھ خبر
کیسا طوفان سر پر کھڑا ہے
موت کے سنگدل تاجروں سے
زندگی دینے والا بڑا ہے
دن بھی ہے



کیوں جگاتے ہو میرے

کیوں جگاتے ہو میرے سینے میں ارمانوں کو
سویا رہنے دوا بھی پیار کے طوفانوں کو
کیوں جگاتے ہو

چاندی رات دبے پاؤں میں چلی آتی ہے
دیکھو سن لے نہ کہیں ان کہے افسانوں کو
کیوں جگاتے ہو

دل سے دل نظروں سے نظروں کے الجھنے کا سماں
جیسے صحراؤں میں نیند آئی ہو دیوانوں کو
کیوں جگاتے ہو

اپنی ہی آگ میں جل جل کے نہ مٹ جائے شمع
اس لیے دنیا میں بھیجا گیا پروانوں کو
کیوں جگاتے ہو



بھٹک رہے ہیں ہم

بھٹک رہے ہیں ہم جہاں
 قدم قدم ہیں غم یہاں
 کہیں خوشی نہیں
 یہ زندگی تو زندگی نہیں
 بے وفا ہے یہ زمین سنگ دل ہے آسمان
 کھلی ہوئی بہار میں لٹا ہے اپنا آشیان
 سسک رہی ہیں حسرتیں ان آنسوؤں کے دیس میں
 ہنسی ہنسی نہیں
 یہ زندگی تو زندگی نہیں
 ہزاروں دل جلے یہاں مگر نہ روشنی ہوئی
 یہ سو گوار زندگی شمع ہے اک بجھی ہوئی
 دھواں دھواں ہے یہ جہاں ہمارے بس میں اب یہاں
 موت بھی نہیں
 یہ زندگی تو زندگی نہیں



کوئی کسی کو جلاتا

کوئی کسی کو جلاتا ہے کوئی جلتا ہے

سب چلتا ہے

اس دنیا میں رات کو سورج دن کو چاند نکلتا ہے

سب چلتا ہے

کوئی تو دن بھر محنت کر کے رات کو بھوکا سو جاتا ہے

کوئی تو دولت کے جھوٹے نشے میں اندھا ہو جاتا ہے

کہیں تو لٹ جاتے ہیں آنسو سونا کہیں پگھلتا ہے

سب چلتا ہے

سجے ہوئے بازاروں میں، انمول گلیں بکتے دیکھے

جگمگ کرتے محلوں میں مجبور پینے جلتے دیکھے

روشنیوں کے گہواروں میں، گم کا اندھیرا پلتا ہے

سب چلتا ہے

موتیوں سے آنسو ہیں ستے، رنگ لہو سے مہنگا ہے ملتا

ایک ہی شاخ کے دو پھولوں میں اک مر جھاتا ہے اک ہے کھلتا

لوگ جسے کہتے ہیں زمانہ، ہر پل رنگ بدلتا ہے



کوئی مولا کا پیارا

کوئی مولا کا پیارا کوئی اللہ کا پیارا
 کوئی آٹا پیسہ دے دنیا کوئی روٹی کپڑا دے دینا
 خالی پیٹ کسے دکھلائیں ہم مجبور سواالی
 اس گلشن کے پھول ہیں ہم تو جس کا نہیں ہے مالی
 بابا ہم مجبور سواالی
 بے فکری سے کھیل رہے تھے جن گلیوں بازاروں میں
 مانگ رہے ہیں ہاتھ پھیلا کر آج انہیں گلزاروں میں
 بچپن کے کھیلوں سے ہو گئی جھولی اپنی خالی
 اس گلشن کے پھول ہیں ہم تو جس کا نہیں ہے مالی
 بابا ہم مجبور سواالی
 ہم بھی کسی کے دل کے ٹکڑے کسی کی آنکھ کے تارے ہیں
 روٹی کے ٹکڑے کی خاطر پھرتے مارے مارے ہیں
 اس جینے سے موت ہی دے دے اور دنیا کے والی
 اور دنیا کے والی۔۔۔۔۔ اور دنیا کے والی



سو جا سو جا

سو جا سو جا

درد بھرے دل اب تو سو جا

اپنا دکھ سینے سے لگا کر اپنے غم میں کھو جا

سو جا

ہم جا گیں اور سوئی دنیا

اپنے ساتھ نہ روئی دنیا

تو بھی اس بیری دنیا سے اب بیگانہ ہو جا

سو جا

شمع کا غم کوئی نہ جانے

جلنا بھول گئے پروانے

بجھتی لو پر کوئی نہ روئے دیوانے چپ ہو جا

سو جا



خاموش ہونہ جائیں

خاموش نہ ہو جائیں بے تاب دل کے نالے
 ہیں منتظر نگاہیں آ جاؤ آنے والے
 آ جاؤ آنے والے
 آ جاؤ آنے والے
 یادوں میں گونجتے ہیں کچھ ان سنے ترانے
 آ جا سگ رہے ہیں خوابوں کے آشیانے
 آئے کئی اندھیرے آئے کئی اجالے
 آ جاؤ آنے والے
 تاروں سے آج چاند کی محفل بھی ہوئی ہے
 اس چاندنی سے آگ سی دل میں لگی ہوئی ہے
 جلتی ہوئی جوانی ہے وقت کے حوالے
 آ جاؤ آنے والے



کہتی ہے میری ادا

کہتی ہے میری ادا
 شرما نہیں جام اٹھا
 پی کے ذرا لڑکھڑا، موسم نہیں ہوش کا س
 ہو جائے گا پھر دھواں
 جب یہ شمع جل گئی
 پچھتائے گا بے خبر
 چاندنی رات جب ڈھل گئی
 تیرا سایہ بھی کھو جائے گا
 جب اندھیرا یہاں چھا گیا، کہتی میری ادا
 پل بھر کی یہ زندگی
 پل بھر کا یہ پیار ہے
 اقرار میں جیت ہے
 تیرے انکار میں ہار ہے
 کیوں دلوں میں رہے فاصلہ
 پی کے ذرا لڑکھڑا ہے کہتی ہے میری ادا



دیکھ کے چلنا رستے میں

دیکھ کے چلنا رستے میں دل بھی ہے کسی دیوانے کا
 تم سے مل کر بدل گیا ہے رنگ میرے افسانے کا
 ہم ہیں پیار کے پیاسے راہی
 پیار ہے منزل اپنی
 تیری محفل میں آئی ہوں
 چھوڑ کے محفل اپنی
 ان جانے میں الجھ گیا دل، ہوش کہاں سلجھائے گا
 تم ہو بہار کی شوخ چاندنی
 تم ہو جان و فا کی
 پیار کی البیلی راہوں میں
 تم ہو میرے ساتھی
 کہیں محبت کے دامن پر پڑے نہ ہاتھ زمانے کا
 تیری آنکھوں میں ہستے ہیں
 پیار کے خواب سہانے
 چھیڑ دیئے دود دیوانوں نے
 الفت کے افسانے
 آج کا بھیگا بھیگا، موسم، لوٹ کے پھر نہیں آنے کا



جھومتے جھومتے آسماں

جھومتے جھومتے آسماں

ناچے ناچے یہ زمیں

اس خوشی کی انجمن میں آج کوئی غم نہیں

اک ستارے کو سمجھے تھے ہم چاند ہے

چاند بھی جس کے آگے پڑا ماند ہے

وہ ستارا ہے ہمیں

چاند سے بڑھ کر حسین جھومتے جھومتے آسماں

دیکھتے دیکھتے زندگی کھو گئی

دل لگی تھی جو دل کی لگی ہو گئی

دے دیا ہے دل جسے

توڑ دے نہ دل کہیں، جھومتے جھومتے آسماں

دل کی بیتا بیوں پہ نہ بس اب چلے

آؤ زلفوں کی رنگین چھاؤں تلے

حسن بھی ہے مہرباں

اور ہے موسم حسین، جھومتے جھومتے آسماں



زندگی درد کا فسانہ

زندگی درد کا فسانہ ہے
 بے وفا سنگدل زمانہ ہے
 اب نہ تم ہونہ چاندنی راتیں
 دل سے ہوتی ہیں درد کی باتیں
 یہ بھی جینے کا اک بہانہ ہے
 زندگی درد کا فسانہ ہے
 جل بجھے پیار کے چراغ یہاں
 کھل اٹھے حسرتوں کے داغ یہاں
 یہ قفس ہے یا آشیانہ ہے
 زندگی درد کا فسانہ ہے



میں ہوں شمع میرے

میں ہوں شمع میرے پاس نہ آ پروانے
 جل جائے گا دیوانے میرے پاس نہ آ
 دیکھ سنبھل
 شعلوں پہ نہ چل
 بے تاب نہ ہو، یونہی نہ چل
 تو رسم وفا کیا جانے میرے پاس نہ آ
 میں جواں
 میں ہوں حسین
 مجھے چاہے فلک مجھے چومے زمیں
 اور رقص کریں پیمانے میرے پاس نہ آ
 بے خبر
 مست یہ نظر
 زخمی کرتی ہے قلب و جگر
 آباد کرے ویرانے میرے پاس نہ



یہ غم زندگی کے کبھی

یہ غم زندگی کے کبھی کم نہ ہوں گے
 کرو گے بہت یاد جب ہم نہ ہوں گے
 نہیں ہوگا جب ہم ساد یوانہ کوئی
 شمع پر جلے گا نہ پروانہ کوئی
 گلوں پر فدا اشک شبنم نہ ہوں گے
 کرو گے بہت یاد جب ہم نہ ہوں گے
 کبھی جب سہو گے کسی کی جھانکیں
 رولا لیں گی تم کو ہماری وفائیں
 بہت ہوں گے غم جب کوئی غم نہ ہوں گے
 کرو گے بہت یاد جب ہم نہ ہوں گے



ترا آغاز جلنا ہے

ترا آغاز جلنا ہے ترا انجام جلنا ہے
 تجھے جلنا کا غم کیوں ہے شمع کا کام جلنا ہے
 سحر ہوگی تو سو جائیں گی یہ تاریکیاں غم کی
 سحر تک تجھ کو بجھ بجھ کر چراغ شام جلنا ہے
 ترا آغاز جلنا ہے
 ہے تیری زندگی کے خواب کے تعبیر نا کامی
 تری تقدیر میں میرے دل نا کام جلنا ہے
 ترا آغاز جلنا ہے



یہ رات یہ تنہائی

یہ رات یہ تنہائی
 دل کیوں نہ ہو سودا کی
 رکنے لگے قدم میرے
 جھکنے لگیں نگاہیں
 سمجھو کہ مل گئی ہیں
 اب زندگی کی راہیں
 تو تم مسکرا دیئے، تقدیر مسکرائی
 یہ رات یہ تنہائی
 آئیں ہزار طوفاں
 ہوں گے نہیں جدا ہم
 اس بے وفا جہاں میں
 ہنس کر سہیں گے ہر غم
 ہم نے تو آج دل سے دل کی شمع جلا لی
 یہ رات یہ تنہائی
 دل کیوں نہ ہو سودا کی
 دل کیوں نہ ہو سودا کی



جلتی ہوئی شمعیں

جلتی ہوئی شمعیں گل کر دو
 سینوں میں چراغاں ہونے دو
 نظروں سے لپٹنے دو نظریں
 زلفوں کو پریشان ہونے دو
 محفل میں کسی کے آتے ہیں
 اس دل میں مچی ہے ہل چل سی
 اب صبر کہاں اب ضبط کہاں
 دامن کو گریبان ہونے دو
 ارماں مرے نغموں میں ڈھلے
 اس شب سے کہو تھم تھم کے چلے
 دو چار گھڑی تو اپنا بھی
 اس شوخ کو مہماں ہونے دو
 جلتی ہوئی شمعیں گل کر دو



ہے جام میں مے

ہے جام میں مے مے میں ہے نشہ
 اس نشے سے ہر شے میں ہے نشہ
 ہے جام میں مے مے میں ہے نشہ
 دل جھوم اٹھے جب دور چلے
 ہر ایک کہے کچھ اور چلے
 ہے جام میں مے مے میں ہے نشہ
 یہ زندگی ہے پل دو پل
 آئے نہ کبھی گزرے ہوئے کل
 ہے جام میں مے مے میں ہے نشہ
 پینا ہے اگر جی بھر کے پی
 کیوں موت کا غم ہو جیتے جی
 ہے جام میں مے مے میں ہے نشہ



چپکے سے اگر وہ شوخ

چپکے سے اگر وہ شوخ ادھر آ جائے بھلا تو کیا ہوگا
 ہووئی پھر کیا ہوگا
 جب اس نے کہا اے جان وفا ذرا پاس تو آ پھر کیا ہوگا
 ہووئی پھر کیا ہوگا
 آباد ہیں لاکھوں ارماں اک ذرا سے میرے دل میں
 میرے دامن کو چومے ہر ایک نظر محفل میں
 موسم ہے حسیں ایسے میں کہیں دل دل سے ملا تو کیا ہوگا
 ہووئی پھر کیا ہوگا
 مستی میں جھوم رہی ہے میری پیار بھری انگڑائی
 کچھ ہم بھی ہیں دیوانے کچھ لوگ بھی ہیں سودائی
 تنہائی میں انگڑائی کا تیر چلا تو کیا ہوگا
 دووئی پھر کیا ہوگا
 وہ نرم ریشمی باہیں لہرائیں جال سنہرے
 اے دلوالے متوالے پھیلے ہیں جال سنہرے
 ہم تم ہیں جہاں پہرے ہیں وہاں
 کوئی حادثہ جو گیا تو کیا ہوگا
 ہووئی پھر کیا ہوگا



ہا، آ، آ، آ، ہو،

ہا، آ، آ، آ، ہو، ہو، ہو
 کوئی مخمور نظریوں گئی دل سے گزر
 زندگی جھوم گئی، زندگی جھوم گئی
 مچل مچل اٹھی سوئی ہوئی تنہائی کبھی
 لچک لچک اٹھے سسٹی ہوئی انگڑائی کبھی
 ہو کچھ ایسا اثر، میں بھی جانوں نہ کدھر
 زندگی گھوم گئی، زندگی چھوم گئی
 پیار کی ہلکی سی سرگوشی بھی افسانہ بنے
 کوئی دیوانہ بنائے کوئی دیوانہ بنے
 نہیں کچھ اپنا پتہ ہائے یہ شوخ ادا
 میرے لب چوم گئی
 زندگی جھوم گئی، زندگی چھوم گئی
 ہا، آ، آ، آ، ہو، ہو، ہو



ہو ہو ہو ہو

ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو

ریا ریا ریا ریا ریا ریا

سن سن بھنورا دھن کیا گائے

چھپ چھپ کلیوں میں گن گن گائے

ریا ریا ریا

دن کی گھات میں رات یہاں ہے

یہاں بہار میں چھپی خزاں ہے

ناگن بنے پھولوں کے سائے

سن سن بھنورا دھن کیا سنائے

ریا ریا ریا

سب کے سامنے سب سے چوری

اپنے چاند سے کہے چکوری

ڈر ہے تجھے کوئی دیکھ نہ پائے

سن سن بھنورا دھن کیا سنائے

ریا ریا ریا

ہے تقدیر تو ایک بہانہ

ہے تقدیر کے ہاتھ زمانہ

جینے والامات بھی کھائے

سن سن بھنورا دھن کیا سنائے

ریا ریاریا ریاریا ریاریا



بلم البیلے صنم البیلے

بلم البیلے صنم جوانی نہ بیٹے اکیلے اکیلے

نگاہوں میں لے لے باہوں میں لے لے

بلم البیلے

چھپ چھپ کے چوری چوری میں تم سے ملنے آئی

باغوں کی اک بند کلی جنگل میں کھلنے آئی

بلم البیلے

نیلے نیلے آسمان پر ڈول رہی اک بدلی

میری طرح سے یہ بھی کسی کو ڈھونڈ رہی ہے ہنگامی

بلم البیلے

نا تم میرے پاس بلا مانا تم مجھ سے دور

کوئی نہیں مجبوری پھر بھی دونوں ہیں مجبور

بلم البیلے صنم البیلے



اپنے پہلو میں تو

اپنے پہلو میں تو پھر ایک تڑپا دل ہے
 سوزش غم سے تو پتھر بھی پگھل جاتے ہیں
 یاد کر کر ساری ساری رات
 میں روتی رہی شبِ نیم کے ساتھ
 لگی اشکوں کی مہندی میرے ہاتھ
 میں روتی رہی
 چاند کو داغ مجھ کو ملا تیرا غم
 آسماں سے زمیں تک ہوئے یہ ستم
 دو دلوں کو یہاں یہ زمیں آسماں
 مل کے رہنے نہ دیں ساتھ ساتھ
 میں روتی ہوں
 پیار کے پھول مرجھا گئے بن کھلے
 یہ ملے ہیں ہماری وفا کے صلے
 یوں گریں بجلیاں، یوں گریں بجلیاں
 جل گیا دل بھی دامن کے ساتھ
 میں روتی ہوں



سجن لاگی توری لگن

سجن لاگی توری لگن من ماں
 کہانا ہیں جائے ہائے رے ہائے
 لگائی تیں میں نے کیسی اگن من ماں
 سجن لاگی توری لگن من ماں
 ہر آہٹ پر دھڑکے منوا
 چھٹکے پائل موری کھٹکے کنگنوا
 تورے بن رسیا
 مورے من بسیا
 پل پل ہووے چھن من ماں
 سجن لاگی توری لگن من ماں
 ملنے کی ریتاں مہکے سجریا
 مہکے سجریا راما مہکے سجریا
 سوتن دوراے جانیو نہ سنوریا
 جل جل جائے دلہن من ماں
 سجن لاگی توری لگن من ماں
 ناہیں گھر آئے بلماں
 تڑپ تڑپ بیتی ریتاں
 ناہیں گھر آئے بلماں

سوتن سنگ پیار کرت ہے رنگ رلیاں

پوچھے نہ موری بتیاں

ناہیں گھر آئے بلماں



کون گت بھی

کون گت بھی

پیار پوچھے نہ موری بات

کون گت بھی

اک بن ڈھونڈا، سگل بن

ڈھونڈ تھکی ڈالی ڈالی پات پات

کون گت بھی



سانوریا نے ہائے

سانوریا نے ہائے دیا بڑا دکھ دینو
 پیروانے ہائے دیا بڑا دکھ دینو
 جلم کرے کا ہے رت متواری
 پریت نہ جانے بلما ناڑی
 بے سمجھانے ہائے دیا بڑھ دکھ دینو
 سانوریا نے ہائے
 نکھرے تو دیکھو پگلے من کے
 جاگے میں دیکھے سنے جتن کے
 جیروانے ہائے دیا بڑا دکھ دینو
 سانوریا نے ہائے
 چپ جورہوں میرا من گھبرائے
 پریت کی بات کہی نہ جائے
 گھونگھوٹوانے ہائے دیا بڑا دکھ دینو
 سانوریا نے ہائے



تم تو کہتے تھے

تم تو کہتے تھے بہار آئی تو لوٹ آؤں گا
لوٹ آؤ لوٹ آؤ

تیری یادوں نے مرے خوابوں کو مہکایا ہے
میرا ہر خواب ترا مہکا سایہ ہے
ہر تمنا میری سسٹی ہوئی انگڑائی ہے
لوٹ آؤ مرے پردیسی بہار آئی ہے
لوٹ آؤ لوٹ آؤ

کبھی تنہائی میں جب تیرا خیال آتا ہے
آپ ہی آپ یہ دل میرا دھڑک جاتا ہے
آپ ہی آپ کبھی آنکھ بھی شرمائی ہے
لوٹ آؤ مرے پردیسی بہار آئی ہے
لوٹ آؤ لوٹ آؤ

کتنی باتیں ہیں جو ہونٹوں پہ کبھی آئی نہیں
ریشمیں زلفیں ابھی جھوم کے لہرائی نہیں
بارہا کالی گھٹا جھوم کے لہرائی ہے
لوٹ آؤ میرے پردیسی بہار آئی ہے
لوٹ آؤ لوٹ آؤ



صاف چھپتے بھی نہ

صاف چھپتے بھی نہ تھے سامنے آتے بھی نہ تھے
 کیا پردہ کہ وہ پردے کو گراتے بھی نہ تھے
 صاف چھپتے بھی نہ تھے
 ہائے وہ سرگیں آنکھوں میں حیا کی سرخی
 وہ ہر انداز میں ہر ناز میں معصومی سی
 ہائے وہ جلوے کہ نظروں میں ساتے بھی نہ تھے
 صاف چھپتے بھی نہ تھے
 حسن ایسا کہ جو افسانوں کا عنوان بنے
 اور قد سینکڑوں فتنوں کا جو سامان بنے
 اتنے سادہ تھے کہ فتنوں کو جگاتے بھی نہ تھے
 صاف چھپتے بھی نہ تھے
 حسن اور عشق میں یوں پہلی ملاقات ہوئی
 بات کوئی نہ ہوئی پھر بھی ہر اک بات ہوئی
 خود کھنچے آتے تھے اور ہم کو بلاتے بھی نہ تھے
 صاف چھپتے بھی نہ تھے



نہ کوئی وعدہ کیا

نہ کوئی وعدہ نہ کوئی کھائی قسم
 جھگ گئی پھر بھی نظر رک گئے پھر بھی قدم
 نہ کوئی وعدہ کیا
 ایک شعلہ سا ان آنکھوں میں بھڑکتا دیکھا
 اور دل اپنا ادھر میں نے دھڑکتا دیکھا
 کتنا بتا تھا یہ دل کھل گیا اس کا بھرم
 نہ کوئی وعدہ کیا
 ان کی راہیں مری سمٹی ہوئی راہوں سے ملیں
 اپنی خبریں بھی مجھے ان کی نگاہوں سے ملیں
 جی یہ کہتا ہے انہیں کہہ لوں چپکے سے صنم
 نہ کوئی وعدہ کیا
 پیار کی دل میں جو ہلکی سی چھن ہونے لگی
 زندگی ان کے خیالوں میں گمن ہونے لگی
 ان کی پہلی ہی نظر ڈھا گئی دل پہ ستم
 نہ کوئی وعدہ کیا



میں دیوانہ ہوں

میں دیوانہ ہوں جس پر کوئی ہنستا بھی نہیں
 میں وہ بادل جو برستا رہا ویرانوں پر
 میں وہ دل روتا رہا درد کے افسانوں پر
 میں وہ آنسو ہوں کسی آنکھ سے چھلکا نہیں
 میں وہ دیوانہ ہوں
 دل نے جس بت کو محبت کا خدا سمجھا ہے
 بے وفا جان کے بھی جان وفا سمجھا ہے
 حال دل اس نے کبھی پیار سے پوچھا بھی نہیں
 میں وہ دیوانہ ہوں
 ایک انسان ہوں انسان سے الفت کی ہے
 کتنا نادان ہوں نادان سے الفت کی ہے
 اتنا نادان ہوں انسان سے شکوہ بھی نہیں
 میں وہ دیوانہ ہوں



رو رہی ہے شام غم

رو رہی ہے شام غم جلنے لگیں تنہائیاں
 زندگی پر چھا گئی ہیں درد کی پرچھائیاں
 رو رہی ہے شام غم
 چاند کا دل بجھ گیا تاؤں کی محفل لٹ گئی
 دل میں گھٹ کر رہ گئیں امید کی شہنائیاں
 رو رہی ہے شام غم
 آنسو بن کر آرزوئیں حسرتوں میں ڈھل گئیں
 اے محبت تھیں تری تقدیر میں رسوائیاں
 رو رہی ہے شام غم

نندیاری نندیا

نندیاری نندیا
 تجھے دوں گا میں سونے کی بندیا
 میرے چندا کو سلا جا
 نندیاری نندیا آ
 چاند کی گوری گوری
 کرنوں سے چوری چوری
 پریوں کے دیس کی چھوری
 سپنوں میں چھپ کے
 میرے چندا کو سلا جا
 نندیاری نندیا آ
 آج دکھوں نے گھیری چھوٹی سی دنیا میری
 لے لے تو نیندیں میری میرے سوئے بھاگ جگا
 میرے چندا کو سلا جا
 نندیا یا نندیا
 نندیاری نندیا



تیرے ہاتھ میں ہیں

تیرے ہاتھ میں ہیں پیار تیرے ہاتھ کی لکیریں
پتھر کو کریں پانی لوہے کا جگر چیریں
ہو تیرے ہاتھ کی لکیریں

قطرے تیرے لہو کے جکتے ہیں بن کے موتی
ہوتا نہ تو اگر تو دیا کبھی نہ ہوتی
ارے دنیا کبھی نہ ہوتی

تیرے ہاتھ میں ہیں پیارے تیرے ہاتھ کی لکیریں
زخموں پہ مسکرانا شیوا ہے آدمی
تجھ کو پکارا تا ہے ہر موڑ زندگی کا
ارے ہر موڑ زندگی کا

تیرے ہاتھ میں ہیں پیارے تیرے ہاتھ کی لکیریں
پتھر کو کریں پانی لوہے کا جگر چیریں
تیرے ہاتھ کی لکیریں

وہ زندگی بھی کیا ہے جو مشکلوں سے بھاگے
بیچھے نہ دیکھ مڑ کے منزل تیری ہے
ارے منزل تیری ہے آگے

تیرے ہاتھ میں ہیں پیارے تیرے ہاتھ کی لکیریں
پتھر کو کریں پانی لوہے کا جگر چیریں



چند نیا جا سجن کولا

چند نیا جا سجن کولا
 کہنا توری باوری تجھ کو بلائے
 سجنوا تجھ کو بلائے
 تو چندا کے ساتھ چند یا میری رات اکیلی
 ساجن بن بیٹے نا میر نیا جو بن رت الیلی
 جلم نہ ڈھا سجن کولا
 کہنا توری باوری تجھ کو بلائے
 سجنوا تجھ کو بلائے
 اپنے چاند کی میں ہوں چکوری تو چندا کی چھیاں
 مری عمر یا تجھ کو لا گئے اک بار ملا مورا سیاں
 اری نہ تر سا سجن کولا
 کہنا توری باوری تجھ کو بلائے
 سجنوا تجھ کو بلائے
 آنکھ مچولی کھیل رہی ہے تاروں کی اک ٹولی
 یہاں نہ اٹھلا سجن کولا
 کہنا توری باوری تجھ کو بلائے
 سجنوا تجھ کو بلائے



سوئے ہوئے لاکھوں فتنے

سوئے ہوئے لاکھوں فتنے ہیں
 اک سٹی ہوئی انگڑائی میں
 بیتا پیے دل کے افسانے سن لیتا کبھی تنہائی میں
 کتنے ہی گمینے اشکوں کے تاریک شبوں میں ڈوب گئے
 کتنے ہی سفینے یادوں کے ڈوبے دل کی گہرائی میں
 دل لے کے جس نے بھول کے بھی دیکھا نہ کبھی محبت سے
 اس غافل کی بے مہری بھی شامل ہے میری رسوائی میں
 سوئے ہوئے لاکھوں فتنے ہیں
 اک سٹی ہوئی انگڑائی میں



میں نے پی لی ہے

میں نے پی لی ہے تیرے غم کو بھلانے کے لیے
 لوگ پیتے ہیں زمانے کو دکھلانے کے لیے
 ارے میں نے پی لی ہے
 اس کے پینے سے سنا یہ ہے مٹ جاتے ہیں غم
 ہنس کے سہہ لیتا ہے انسان زمانے کے ستم
 اک بہانہ ہے یہ اشکوں کو چھپانے کے لیے
 میں نے پی لی ہے تیرے غم کو بھلانے کے لیے
 میں نے پی لی ہے
 جب سے پی لی ہے مجھے اور بھی یاد آتی ہو
 میں بجھاتا ہوں جسے آگ وہ بھڑکاتی ہو
 کیوں جلاتی ہو مجھے خود کو جلانے کے لیے
 میں نے پی لی ہے



کوئی کتنے ہی آنسو

کوئی کتنے ہی آنسو رو کے
 جب ملے پیار میں دھوکے
 دکھ ہوتا ہے، دل روتا ہے
 جب کوئی تار ٹوٹے، جینے کا سہارا ٹوٹے
 تو آ کر اتنا کہہ دے، وہ وعدے تھے سب جھوٹے
 اے چاند تو کس بدلی میں چھپ کر سوتا ہے
 دل روتا ہے کوئی کتنے ہی آنسو رو کے
 میں مجبور کلی ہوں، روٹھی ہو جس سے خوشبو
 تو سونا دیکھ کے بھولا کیوں، ایک غریب کے آنسو
 برباد کوئی آباد کوئی کیوں رہتا ہے
 دل روتا ہے
 کوئی کتنے ہی آنسو رو کے



جب سے ملے ہو

جب سے ملے ہو تم
 رہوں میں گم سم رہوں میں گم سی سی
 کیسا کیا ہے جادو
 یہ دل بے قابو ہوا ہے پردہ کی
 جب سے ملے ہو تم
 جاگی ہوئی ہے سینے میں پلچل
 پلکیں ہیں میری نیندوں سے بوجھل
 سوئے ہوئے ہیں سارے اس شب کے تارے
 اور میں جاگ رہی
 جب سے ملے ہو تم
 رم جھم رم جھم کی بھگی بھگی صدائیں
 دھیرے سے آکے پیار کی لوری سنائیں
 سن سن یہ لوری مجھ سے بھی چوری
 لٹ میری بکھر گئی
 جب سے ملے ہو تم
 تم سے ملوں تو سہمی رہوں میں
 یہ بات تم سے کیسے کہوں میں
 تم میری جان ہو میرا جہان ہو

تم ہو میری زندگی
جب سے ملے ہو تم



جوان جذبوں کا ہے

جوان جذبوں کا ہے تقاضا
 قدم قدم لڑکھڑا کے چلیے
 کسی سے نظریں ملا کے چلیے
 کسی سے نظریں چرا کے چلیے
 جو بات کیجئے تو اس ادا سے
 ہر ایک سمجھے کہ ہم ہیں اس کے
 تڑپ اٹھے اہل دل کی محفل
 کچھ اس طرح مسکرا کے چلیے
 جو دم محبت کا بھر رہے ہیں
 ازل سے ہم ان کو جانتے ہیں
 بہت یہ ہم کو بنا چکے ہیں
 ذرا انہیں بھی بنا کے چلیے
 کسی سے نظریں ملا کے چلیے
 کسی سے نظریں چرا کے چلیے



تھکی تھکی سی زندگی

تھکی تھکی سی زندگی بجھی بجھی سی شام ہے
 کہیں ہیں دل دکھے ہوئے کہیں چھلکتا جام ہے
 قریب آ اے ناز میں خیال و خواب سے حسیں
 غریب ہوں برا نہیں، مگر مرے نصیب میں
 خوشی برائے نام ہے
 میں دل کے زخم سی تولوں
 گلوں کا خون پی تولوں
 بھلا کے غم کو جی تولوں
 مگر میں بے وفا نہیں
 وفا کا احترام ہے
 کہیں ہیں دل دکھے ہوئے
 کہیں چھلکتا جام ہے
 تھکی تھکی سی زندگی



ہاجر کے درد بھرے لمحے

ہجر کے درد بھرے لمحے گزاروں کیسے
 روٹنے والے بتا تجھ کو پکاروں کیسے
 تو نے کیوں مجھ سے نہ ملنے کی قسم کھائی ہے
 لوٹ آؤ مرے پردیسی بہار آئی ہے
 لوٹ آؤ لوٹ آؤ
 جس جگہ دل مرا دھڑکا تھا تری قربت میں
 میں وہیں اشک بہاتی ہوں تری فرقت میں
 میر رسوائی ترے پیار کی رسوائی ہے
 لوٹ آؤ مرے پردیسی بہار آئی ہے
 لوٹ آؤ لوٹ آؤ
 آرزو اجڑی ہوئی مانگ کسی دلہن کی
 جستجو سوکھی ہوئی بدلی کوئی ساون کی
 زندگی درد میں ڈوبی ہوئی شہنائی ہے
 لوٹ آؤ مرے پردیسی بہار آئی ہے
 لوٹ آؤ لوٹ آؤ



ایک دل تھا ہزاروں

ایک دل تھا ہزاروں غم پائے
سوچتے ہیں جہاں میں کیوں آئے
ایک دل تھا ہزاروں غم پائے

ہر گھڑی آرزو کا ماتم ہے
دھ سے خالی کہاں کوئی دم ہے
ایک کے بعد دوسرا غم ہے

اس سے بہتر ہے موت آ جائے
ایک دل تھا ہزاروں غم پائے

ایک دم پر بھی اختیار نہیں
ایک پل کا بھی اعتبار نہیں
زندگی کو کہیں قرار نہیں

کب تلک کوئی دل کو بہلائے
ایک دل تھا ہزاروں غم پائے

اک طرف مال و زر کی مختاری
 اک طرف بھوک اور بیماری
 دیکھ تقدیر کی ستم کاری

ہم تو جی کر بہت ہی پچھتائے
 ایک دل تھا ہزاروں غم پائے
 سوچتے ہیں جہاں میں کیوں آئے



میں دیکھتا چلا گیا

میں دیکھتا چلا گیا میں دیکھتا چلا گیا
 او او او میں دیکھتا چلا گیا
 لٹی ہوئی محبتیں جلی ہوئی مسرتیں
 لبوں پہ گیت پیار کے دلوں میں پلٹی نفرتیں
 قدم قدم پہ جنتیں بنی ہوئی ہیں دوزخیں
 زمیں پہ دیکھو آسماں یہ کیسے ظلم ڈھا گیا
 میں دیکھتا چلا گیا میں دیکھتا چلا گیا
 کہیں پہ دل دکھے ہوئے کہیں پہ سر بجھکے ہوئے
 شریف نیک بی بیاں نہ دیکھا جن نے آسماں
 وہ یوں برہنہ ہو گئیں کہ غیرتیں بھی رو پڑیں
 کسی کی بے بسی پہ کوئی قہقہے لگا گیا
 میں دیکھتا چلا گیا میں دیکھتا چلا گیا
 وہ سارے لوگ مر گئے جو باپ تھے یا بھائی تھے
 کسے بلاؤں اے زمیں کسے پکاروں آسماں
 یہاں سے موت کی طرف ہر ایک قافلہ گیا
 میں دیکھتا چلا گیا میں دیکھتا چلا گیا
 کس کی یہ دلہن نہیں کسی کی یہ بہن نہیں
 کسی کی یہ زمیں نہیں کسی کا آسماں نہیں

حقیقتوں کے ساتھیوں! یہ کوئی داستاں نہیں
 کوئی ستارہ ٹوٹ کر کسی کا گھر چلا گیا
 میں دیکھتا چلا گیا میں دیکھتا چلا گیا
 کبھی وہ دن آئے گا وہ خون رنگ لائے گا
 بہاریں اہلہائیں گی خزاں کا دور جائے گا
 بجھا بجھا سایہ دیا جہاں پہ جگمگائے گا
 یہ زندگی کا گیت کوئی ساز دل پہ گا گیا
 میں دیکھتا چلا گیا میں دیکھتا چلا گیا



امیروں کے خدا تو

امیروں کے خدا تو ہی غریبوں کا خدا ہے
وہاں خوشیاں یہاں آنسو ہیں یہ اندھیر کیا ہے
امیروں کے خدا

ترا انصاف مظلوموں کے کس دن کام آئے گا
بھلا انسان پر انسان کب تک ظلم ڈھائے گا
کسی کا بے کفن لاشہ یہ تجھ سے پوچھتا ہے
وہاں خوشیاں یہاں آنسو ہیں یہ اندھیر کیا ہے
امیروں کے خدا

امیروں کا لہو سونا غریبوں کا لہو پانی
یہاں آبادیوں کے سائے میں پلتی ہے ویرانی
بنا کے اس جہاں کو کس جہاں میں کھو گیا
وہاں خوشیاں یہاں آنسو ہیں یہ اندھیر کیا ہے
امیروں کے خدا

ہماری بے بسی پر قہقہے دنیا لگاتی ہے
ہماری زندگی سے موت بھی دامن بچاتی ہے

ملی کس جرم کی ہم بے گناہوں کو سزا ہے
وہاں خوشیاں یہاں آنسو یہ اندھیر کیا ہے
امیروں کے خدا



دل بے قرار تجھ کو

دل بے قرار تجھ کو تو قرار آ گیا ہے
 مجھے بے قرار کرنے میرا پیار آ گیا ہے
 دل بے قرار تجھ کو
 جھکنے لگیں حیا مری منتظر نگاہیں
 کیسے کہوں گی ان سے دل کو ہیں دل سے راہیں
 دل جھومنے لگا ہے دلدار آ گیا ہے
 مجھے بے قرار کرنے میرا پیار آ گیا ہے
 دل بے قرار تجھ کو
 میری زندگی پہ کل تک چھائی ہوئی خزاں تھی
 کل تک میری خموشی اک غم کی داستان تھی
 اب کوئی غم نہیں ہے غم خوار آ گیا ہے
 مجھے بے قرار کرنے میرا پیار آ گیا ہے
 دل بے قرار تجھ کو قرار آ گیا ہے



اللہ را کھا تیرا بلے

اللہ را کھا تیرا بلے اللہ را کھا تیرا
 اللہ را کھا اس کا جس نے لوٹ لیا دل میرا
 تولٹ گئی ہو ہو
 میں لٹ گئی، میں لٹ گئی، میں لٹ گئی
 بچ موڑتوں
 جلمی نجر یا کا وار لے گیا چین قرار
 آئے ہے سو سو بار پگی جوانی پہ پیار
 ہنسی ہنسی میں میں تو پھس گئی، جیت ہو اب یا ہار
 ناگن کے دل میں ہو بیٹے، بس گیا اک سپیرا
 اللہ را کھا اس کا جس نے لوٹ لیا دل میرا
 تولٹ گئی
 میں لٹ گئی، لٹ گئی، لٹ گئی
 بچ موڑتوں

دل پہ بڑا تھا مان ڈول گیا دل بے ایمان
 سن کے پیار کی تان ہائے نکل گئی جان
 بڑے سہانے سنے دکھا گئی چھوٹی سی پہچان
 آنکھوں کی مستی نے بیٹے، پیار کا نشہ بکھیرا
 اللہ را کھا اس کا جس نے لوٹ لیا دل میرا

تو لگئی

میں لگ گئی، لگ گئی، لگ گئی

بچ موڑتوں



اور سنو گے کتنی

اور سنو گے کتنی بار

اور میں کتنی بار کہوں

ارے میں تم سے پیار کروں

آج میں پھر اقرار کروں

اور سنو گے

نام ترا لے کر لہرائے صبح کی پہلی انگڑائی

تیری یاد سے شرم جائے سوچ میں ڈوبی تنہائی

اپنی ہر دھڑکن کو تری آہٹ میں دلدار کہوں

ارے میں تم سے پیار کروں

وہ اک پل ہے عمر سے بڑھ کر گزرے جو تیری بانہوں میں

اک عجیب خوشی پاتی ہوں ان بانہوں کی پناہوں میں

پیار کی نازک کشتی کے ان بانہوں کی چتواری کہوں

ارے میں تم سے پیار کروں



کانچ کی چوڑی میری

کانچ کی چوڑی میری جوانی ہو رہا
 چھن چھن چھنکے، چھن چھن چھنکے
 کانچ کی چوڑی
 نکلوں جو گھر سے بن کے سنور کے گھوڑیں کئی نگاہیں
 ماریں لڑکے دل کو پکڑ کے، ٹھنڈی ٹھنڈی آہیں
 کہاں جاؤ کہاں جاؤں میر مر جانی
 ہو کانچ کی چوڑی
 لٹ جب الجھے پھر نہیں سلجھے، لاکھ اسے سلجھائیں
 دن یہ جوانی کے رت مستانی، کے لوٹ کے پھر نہیں آئیں
 چاہے کوئی یاد کرے ساری زندگانی
 ہو کانچ کی چوڑی



آجانی آجانا

آجانی آجانا دل تیرا دیوانہ
 جانی جانی او جانی قدر نہ میری تو جانی
 پیار دی پیاسی میری جوانی لہندی اے انگڑائیاں
 تیرے بنا مینوں پل پل ڈنگن ویری تنہائیاں
 دور دور تک پیندے میرے جو بن دے لشکارے
 شوخ اداواں مست نگاہواں تینوں کرن اشارے
 آجانی آجانا دل تیرا دیوانہ
 جانی جانی او جانی



بات چھوٹی سی کبھی

بات چھوٹی سی کبھی پھیل کے افسانہ بنے
کوئی دیوانہ بنائے کوئی دیوانہ بنے

زندگی میں کبھی آتا ہے وہ نازک لمحہ
شمع خود شدت جذبات میں پروانہ بنے

اس سے بڑھ کر بھلا کیا اور قیامت ہو گی
جس کو اپنانے کی خواہش ہو وہ اپنا نہ بنے

حال دل کہتے ہوئے ان سے خیال آتا ہے
کہیں اظہار تمنا بھی تماشا نہ بنے

بات چھوٹی سی کبھی پھیل کے افسانہ بنے
کوئی دیوانہ بنائے کوئی دیوانہ بنے



عشق کی اب تو رکھ

عشق کی اب تو رکھ لے لاج
 بچھڑے نہ مرے سانسوں کا ساتھی
 ہر سانس ہے کرے دعائیں
 یار بچا دے میرا یار بچا دے
 واسطہ تجھے تیرے یار کا
 عشق کی اب تو رکھ لے لاج
 موت کے منہ پہ آ پہنچی ہوں میں عٹھے کی ماری
 تجھ کو یاد کوئی نہ کرے گا جو میں بازی ہاری
 تیرے حضور کھڑی ہوں سخیابھر دے جھولی خالی
 یار بچا دے میرا یار بچا دے
 میں بگلی نے عشق ہے کہتا کوئی گنہ نہیں کہتا
 عشق کو دین ایمان سمجھ کے عاشقاں زہر بھی پیتا
 میں بھی انہیں کی ریت نبھائی سارے جگ کے والی
 یار بچا دے میرا یار بچا دے



ہاں دیا ہانی سجنّاں

ہاں دیا ہانی سجنّاں
 میرا نگ انگ مست بنائے جا
 دل میں انگوں کی چھم چھم لاگی ہے
 پیار کے سہانے گیت گائے جا
 سماں پیا کرتا ہے ہمیں یہ اشارے رے
 ڈولتیاں شاخاں ساتھ لے لیں ہلارے رے
 گھڑیاں جوانی کی ہیں رت ہے بہار کی
 تجھے سونہ میری دوریاں مٹائے جا
 مڑ مڑ ہمیں اس جگہ میں نہ آ نارے
 پچھلا پیار ہمیں یہاں بھی نبھانا رے
 قسمیں جو کبھی مونہوں سے کھائی تھیں
 قسمیں وہ کھلے مونہوں کھائے جا



لڑگیاں نیں اکھیاں

لڑگیاں نیں اکھیاں، تیرے ساتھ رے ڈھولنا
 ایسے ہو جائیں اک مک
 جیسے روح سے بدن ڈھولنا
 دل تو ہے ایک ایسی شے میرے ہانیاں
 جس کی ادائیں نہیں کسی نے بھی جانیاں
 پیار جب ہو جائے
 بھول جائے تب تن من رے ڈھولنا
 عمر ہے تھوڑی جتنی چاؤ سارے رے
 ہر سہے دیں میرے دل کو ہلارے رے
 دل سے ہے آگے رہے
 دل کی بیاک اک دھڑکن رے ڈھولنا



چاندنی کی چھاؤں میں

چاندنی کی چھاؤں میں بن جاؤں تیری پر چھائیں رے
توں میٹھی میٹھی بین بجا

تیری بین کا سن کے لہراتن من ڈولے میرا
نئی نویلی دنیا نے مجھے نئی نئی خوشیاں دی ہیں
پیار کی ان کھلی کلیاں میں نے جھولی میں بھر لی ہیں
اپنی سانسیں مجھ کو دے کے لے لے ہر ساہ میرا
اب شرموں کی حدیں توڑنے کو جی کرتا ہے
اتنا سوہنا چن لگدا ہے چومنے کو جی کرتا ہے
ایسی نشیلی رات کا شالا کبھی نہ ہووے سویرا



ٹوٹ نہ جائے کہیں

ٹوٹ نہ جائے کہیں کنگناں-----کنگناں
کنگناں ری ایسا نہیں رہے ملنا-----کنگناں

پوچھے ہے مجھے میری بچی جوانی
اے ری تیرا کیسا دل جانی
کیسا ہے تیرا دلبر جانی
شرم کرو شرم سکھی
شرم شرم نہ نہ نہ
ریت اس جگ کی تم نے نہ جانی
پانی سے آگ کی ہے چھٹی پرانی
ٹوٹ نہ جائے کہیں کنگناں، کنگناں
کنگناں ری ایسا نہیں ملنا، کنگناں

ایسی ہو گئی ہے اب میری نورجی
دیکھ دیکھ مجھے نور بھوجائیں مورجی
شرم کرو شرم سکھی
شرم شرم نہ نہ نہ
دل میں ہے پیار جب لیتا بلورجی

سکھیوری پیچ پڑ جائیں بن ڈورجی
ٹوٹ بن جائے کہیں کنگناں ----- کنگناں
کنگناں ری ایسا نہیں رے ملنا، کنگناں



مخلوں والے تو نے

مخلوں والے تو نے بتایا عشق نہ پوچھے ذات

میرا جیتا سچا پیار

دوارے دوارے بھٹکن والے کی کے ہوں نہ یار

ان کا جھوٹا ہوتا پیار

دنیا یہ چاہے پیار کی دشمن لاکھ بنے

رشتے دلوں کے بیروں سے لیکن نہ ٹوٹے

یہ رشتے کچے دھاگے پلوں میں یہ ٹٹ جائے

جو وعدوں کے پکے وہ کہہ کے بول نبھاتے

خونی ندیاں چیر کے بھی یاروں کو ملتے یار

میرا جیتا سچا پیار

وعدے تو یہاں پیار کے کرتے بڑے بڑے

آگ میں کسی کے پیار یک کوئی بھی نہ جلے

پیار ہیں لوگ جو کرتے وہ مرنے سے نہیں ڈرتے

سپیرے ساپنوں کے ہاتھوں سدا ہی یہاں ہیں مرتے

اپنا اپ چھپانے کو یہ بدلیں روپ ہزار

ان کا جھوٹا ہوتا پیار



چھونانہ یہ میرا

چھونا یہ میرا بدن گھل جائے گا
میں آں کلی ان چھوئی مہکاں نال بھری ہوئی
نیزے ہو یا جیہڑا ہوشاں بھل جائے گا

اک میرا دل اے دیوانے اتھے کئی نے
روپ والی شمع دے پروانے اتھے کئی نے
ہر کوئی ایہو چاہوئے ایہہ میری ہو جائے
دل میرا جانے کدے اتے آئے گا
بانہواں وچ سائی ہوئی ' جیہڑی انگڑائی اے
چھیڑ خانی ایہدے نال کرے تنہائی اے
جد کوئی مل گیا میت من مرضی دا
انگ انگ میرا سچ بن جائے گا
چھونا ہ یہ میرا بدن گھل جائے گا



تیرے سونے کے جھروکے

تیرے سونے کے جھروکے تیرا چاندی کا محل
 میرا مٹی کا گھروندا میں تو تھا پاگل
 کہ تجھ سے پیار کیا
 تجھ کو مبارک ہو آج کا یہ دن
 وقت کسی کا گزرنہ تجھ بن
 تجھے کسی کی نظر نہ لگے عمر بھر
 رہے خوش ہر پل میں تو تھا پاگل
 کہ تجھ سے پیار کیا
 پتہ جھڑ میں غنچے کھلتے نہیں ہیں
 رات اور دن کبھی ملتے نہیں ہیں
 بڑا لمبا ہے سفر میں ہوں پیچھی بے پر
 میرا آج نہ کل میں تو تھا پاگل
 کہ تجھ سے پیار کیا



پیار بھرے دن راتیں

پیار بھرے دن راتیں ہائے ملاقاتیں
یونہی نہ گنوا میری بانہوں میں آ
جینے کا لے لے مزہ
پیار بھرے دن راتیں
لک چھپ آنا جی ملنا ملنا جی
اب کسی اور کو نہ دل میں بسا نا جی
چھوٹی سی بات اپنی بن جائے گی فسانہ
ہونا نہ خفا، میری بانہوں میں آ
پیار بھرے دن راتیں ہائے ملاقاتیں
پہلے تجھے دل دیا، پھر تیرا دل لیا
تو نے ہے جو کیا، میں نے بھی وہی کیا
میں ہوں تیری دیوانی
میں ہوں تیرا دیوانہ



ساتھیا ساتھیا

آ مٹا دے دوریاں بھیگا بھیگا ہے سماں
کیوں رہے پردہ کوئی، دودلوں کے درمیاں
ساتھیا ساتھیا

پیا سی ہیں تیرے پیار کی میری جواں تنہائیاں
تم سے لپٹنے کے لیے، بے تاب ہیں انگڑائیاں
تھام لو بڑھ کر مجھے، وقت بھی ہے مہرباں
کیوں رہے پردہ کوئی

تھوڑی میں آگے بڑھوں، تھوڑا سا تم آگے بڑھو
جو میرے دل پہ ہے لکھا اس کو آنکھوں سے پڑھو
جوا دھوری ہے ابھی پوری وہ کرد و داستاں
کیوں رہے پردہ کوئی، دودلوں کے درمیاں
ساتھیا ساتھیا-----



چار تنکے جو چنے

چار تنکے جو چنے تھے آشیانے کے لیے
 جلیاں بے تاب ہیں ان کو جلانے کے لیے
 سن لے میری صدا
 رسوائہ ہو جہاں میں تیری میری وفا
 سن لے مری صدا
 مرجھا گئی ہیں خوشیاں
 ارماں اجڑ گئے ہیں
 نقشے محبتوں کے
 بن کے بگڑ گئے ہیں
 مجھ کو نشان منزل اہل کے کھو گیا
 سن لے میری صدا
 ہنسنے کی آرزو تھی
 آنسو چھلک رہے ہیں
 پلکوں کی چلمنیوں میں
 جگنو چمک رہے ہیں
 اشکوں کی چاندنی میں دل کا دیا بجھا
 سن لے میری صدا



گورے رنگ تے چنریا

گورے رنگ تے چنریا کالی ستاریاں والی ہائے دل لوٹ لیا
 گورا مکھڑا تے ٹوپی کالی موتیاں والی ہائے دل لوٹ لیا
 میں ہوں تیرا دل جانی تو ہے دل کی کہانی کا ہے غینوں
 کے تیر چلائے
 میری چھیل چھیلی رانی اری مستانی ہائے دل لوٹ لیا
 گورے رنگ تے

دھک دھک بولے من تیرے لیے ڈولے کیسا جادو کیا ہو لے ہو لے
 اوچھیل چھیلے چورے ڈال کے ڈورے ہائے دل لوٹ لیا
 گورا مکھڑا تے ٹوپی کالی
 دیکھو برا ہے زمانہ مو ہے چھوڑ کے نہ جانا میں ہوں گوری ترا دیوانہ
 ایسی چال چلی متوالی قیامت والی ہائے دل لوٹ لیا
 گورے رنگ تے چنریا کالی
 ملی جب سے نظر نہیں کچھ بھی خبر کہاں جاؤں سمجھ نہیں آئے
 پیار چھوڑ کے دنیا ساری میں تن من ہاری ہائے دل لوٹ لیا
 گورے رنگ تے چنریا کالی ستاریاں والی
 ہائے دل لوٹ لیا



قدموں نے رک کے

قدموں نے رک کے نگاہوں نے جھک کے کہو کیا کہا ہے
کچھ بھی نہیں جی کچھ بھی نہیں تم کو دھوکہ ہوا ہے

یہ جاتے ہوئے یوں نہ مڑ کے دیکھو تم اپنی مچلتی نگاہوں کو روکو
یہ رک رک کے چلنا یہ چل چل کے رکنا بھلا کیا ادا ہے
کچھ بھی نہیں جی کچھ بھی نہیں تم کو دھوکہ ہوا ہے

بھلا اس شرارت میں کیا راز ہے محبت کا اک یہ بھی انداز ہے
محبت کہاں کی یہ ہے دل لگی سی ہمیں سب پتہ ہے
کچھ بھی نہیں جی کچھ بھی نہیں تم کو دھوکہ ہوا ہے

محبت بھرے دل نے آواز دی ہے یہ آواز ہی تو میری زندگی ہے
اے جان تمنا ہماری وفا کا اثر ہو رہا ہے
قدموں نے رک کے نگاہوں نے جھک کے کہو کیا کہا ہے
کچھ بھی نہیں جی کچھ بھی نہیں تم کو دھوکہ ہوا ہے



گیتوں کے مکھڑے

حسن والے نہیں دل والوں کو جینے دیتے
 زخم جو ہنس کے لگائیں نہیں سینے دیتے

ہر دل ہے یہاں جاناں دیوانہ محبت کا
 آہم بھی کوئی چھیڑیں افسانہ محبت کا

اک سنگدل صنم سے مجھے پیار ہو گیا ہے
 مرے بے قرار دل کا وہ قرار ہو گیا ہے

کھل کر نہ کہا جائے
 کہتے ہوئے لاج آئے
 تجھ بن نہ رہا جائے

میں تم سے کروں پیار
 یہ بات ذرا سی
 کہہ دو کبھی تم بھی

یہ درد جدائی کا مجھ سے نہ سہا جائے
اک پل بھی بنا تیرے ساجن نہ رہا جائے

تاروں	کی	چھاؤں	تلے
گھونگھٹ	میں	گوری	جلے
آ	کے	سجن	دیکھ
گھونگھٹ	میں	گوری	جلے

